عظیم اور زوال

از

عابد رضا بیدار

انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز۔ رامپور

عظیم اور زوال

از

عابد رضا بیدار

انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز رامپور

ناشر

انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز۔ رامپور۔ یوپی

طابع : جمال پرنٹنگ پریس دہلی

سالِ اشاعت: ۱۹۶۸ء

قیمت : پانچ روپے

بھائی میاں کے نام

پیش گفتار

زندگی بڑی نامعتبر چیز ہے، اگر جینے کے سہارے نہ ملیں، یہ سہارے عقیدوں میں ملتے ہیں، مقصد سے لگن میں ملتے ہیں، محبوب چہروں میں ملتے ہیں، بے مثل قدرتی مناظر میں ملتے ہیں، اور اس عظیم اور لازوال آفاقی ادب میں ملتے ہیں جس میں صدیوں کی فکر کا حاصل، نسلوں کے تجربوں کا نچوڑ، اور سوچنے یا لکھنے والے کی ایک عمر کی کمائی، سمٹ سمٹا کے لفظوں کا روپ اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسی ہی تین فکروں کا نچوڑ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں: ہیمر شیلڈ، اقبال اور "——" اردو کلچر کے ایک محبوب نام رشید احمد صدیقی

مجلس اقوام متحدہ کا سکریٹری جنرل ہیمر شیلڈ جو ۱۹۶۱ء میں اپنے مقصد کی لگن اور امن و سلامتی کی اشاعت کی راہ میں، کانگو کے مشن میں ہوائی جہاز کے حادثے میں شہید ہو گیا، ۱۹۶۴ء میں، اس کے انتقال کے بعد، ۱۹۶۱ء تک کی اس کی تیس پینتیس سال کی ڈائری چھپی ("مارکنگز") "نشانات" کے نام سے کہیں پتا ہی نہیں چلتا کہ یہ دُنیا کی تنظیم و ادارت کے سب سے بڑے ادارے، دنیا کی سب سے بڑی حکومت کے حاکم اعلیٰ کی ڈائری ہے، حالاں کہ بیشتر اندراجات اسی دور کے ہیں؛ نہ کسی کا نام ہے، نہ شخص کا، نہ حادثہ کا!

بس روح کا ایک کرب ہے جو لفظوں میں ڈھلتا گیا ہے، انسان بھی کیا چیز ہے اور یہ ہیمر شیلڈ تو عجیب ہی چیز ہے (مغرب میں اس کتاب کو کچھ بہت اچھی نظر سے نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ وہی جو اس کی خصوصیت ہے اسی پر مغربیوں نے تنقید کی بوچھار کی ہے) اتنا بڑا صوفی فلسفی تو ابنِ عربی سے لے کر اب تک مشرق نے بھی پیدا نہیں کیا! حالاں کہ یہ بات بھی چپکے سے سُن لیجیے کہ فیضان مشرق ہی کا ہے اس لیے کہ پوری کتاب میں صرف ایک یا دو سطر میں رومی کا نام آگیا ہے جو ایک بڑی کلید بن گیا میرے لیے، کہ بالآخر سرچشمہ اس کا بھی وہی یا ویسا ہی ہے جو شاعرِ مشرق" کا ر رومی کا نام دے کے ایک جملہ تو وہی لکھا ہے جو مثنوی کے اولین شعر "بشنو از نے ....." کی یادداشت معلوم ہوتا ہے!)

شاعر مشرق اقبال کی ڈائری " منتشر افکار" (اسٹرے ریفلیکشنز") کے نام سے ۱۹۶۳ء میں شایع ہوئی اس میں بھی جو کچھ ہے اعلیٰ ترین ہے۔ یہ اس زمانہ کی یادگار ہے جب رومی کا نشہ پوری طرح نہیں چڑھا تھا۔ لیکن وہ زمانہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس عمر میں فکر کی آزاد اڑان اور جذبہ کی شدّت پورے عروج پر ہوتی ہے۔ اور اس آزاد فکری اڑان کے عجیب و غریب نمونے آپ کو اس کتاب میں مل جائیں گے۔

۱۹۱۰ء کے آس پاس کی لکھی ہوئی یہ دلچسپ ڈائری اقبال کی کتابوں میں قدیم ہونے کے باوجود اشاعت کے لحاظ سے اس کی تصانیف میں تازہ ترین ہے! ذاتی ڈائری ہے مگر سب کی سب انگریزی میں ہے۔

ترجمہ ایمانداری کا فن ہے مگر بعض ترجموں میں ایمانداری اپنے ساتھ بے ایمانی کے مترادف ہو جاتی ہے خصوصاً جہاں مترجم کو مصنف کی ہر آواز اپنی گمشدہ آواز اور ہر صدا اپنی صدائے بازگشت لگتی ہو! لیکن اس بے ایمانی کا کچھ اور مطلب ہر گز نہ لیجیے۔ بلکہ صرف اتنا کہ مصنف کی آواز کو زیادہ موثر، اس کے لہجے کو زیادہ پُرخلوص اور اس کے جذبے کو زیادہ شدید کر دیا جائے ———— "زیادہ" میں نے غلط کہا ———— اس کی فکر کی مناسبت سے تپاں و لرزاں!

اس قسم کی تحریریں ایسے لطیف شعر کی دَر دیتی ہیں جس سے ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق محظوظ ہوتا اور معنی نکالتا ہے۔ سو کہیں شاید ایسا بھی ہوا ہو کہ مصنف کی نیت کسی مخصوص جملہ سے وہ نہ ہو جو اب ترجمے کے بعد معلوم دیتی ہے تو اس میں بھی مجھے معذور سمجھیے، کسی اور وجہ سے نہ سہی تو محض اس لیے ہی کہ غالبؔ کے اشعار سے لے کر قرآن و گیتا تک ہر شخص نے اپنی اپنی وسعتِ فکر و نظر کے لحاظ سے انھیں سمجھا اور برتا ہے اور اس تحسین و تشریح کا بڑا حصّہ ایسا ہے جو شاید کہنے والے کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو!

ہیمر شیلڈؔ اور اقبالؔ کی کتابوں کے وہ منتخب (تقریباً ⅓) حصّے جو ان کتابوں کی جان ہیں، ترجمہ (ترجمہ کی مندرجہ بالا تعریف کے حدود میں) کی صورت میں پیش ہیں۔ اور ـــــ ایک زندہ اُردو ادیب کی عمر بھر کی کمائی میں سے کچھ پارے!

دنیا کا معروف ترین نام ہونے کے باوجود. دنیا اور خاص کر اُردو دنیا کے حافظہ کے پیشِ نظر چند سال ہی میں ایک بھولا بسرا نام ہو جانیوالا! سویڈن کے ایک وزیر کا بیٹا، مرحوم سکریٹری جنرل واگ ہیمر شیلڈ [" واگ " کے معنی دن کے ہیں، ہیمر، ہتھوڑا. اور شیلڈ وہی انگریزی لفظ شیلڈ ہے جو انگریزی کی نسبت یہاں ہونٹ کم چیر کے بلکہ گول کر کے ادا کیا جاتا ہے]

۱۹۰۵ء میں پیدا ہوا - ۱۹۳۳ء میں پی ایچ ڈی کا تھیسس لکھا اقتصادیات کے مضمون میں. پھر ایک سال کیمبرج میں رہا، ایک سال اسٹاک ہام کی یونیورسٹی میں لیکچرر رہا۔ ماں کا ۱۹۴۰ء میں انتقال ہوا، اور باپ کا بعد میں ۹۱ سال کی عمر میں. باپ کے مرنے کے بعد اسے سویڈی اکادمی کا نوبل انعام دینے والی کمیٹی میں لے لیا گیا ۱۸ ویں صدی میں جب سے نوبل کمیٹی بنی اس وقت سے یہ پہلا موقع تھا کہ باپ کے بعد بیٹا اس جلیل منصب پر فائز ہو

۳۱ مارچ ۵۳ء کو اسے اطلاع ملی کہ وہ اقوام متحدہ کا سکریٹری جنرل چن لیا گیا ہے. ۱۹۵۶ء میں سوئز بحران میں برطانیہ اور فرانس پر اس کے پرخشونت حملے پیرس اور لندن کو حیران کر رہے تھے کہ انھیں نے تو اسے نامزد کیا تھا! ۱۹۵۸ء وہ دوبارہ سکریٹری جنرل منتخب ہوا۔ پھر کانگو کا قضیہ ابھرا۔ ہر طرح کی وارننگ کے باوجود ۱۵ ستمبر ۱۹۶۱ء کو وہ کانگو جانے کے لیے جہاز پر سوار ہوا اور ۱۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کو اپنے پیدا کرنے والے سے جا ملا۔ بے چین روح! عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا! ماں باپ پہلے ہی آگے جا چکے تھے، بیوی بچوں کا جھمیلا تھا نہیں، شادی کی ہی نہیں تھی؛ کہتا تھا بیوی کو مجھ سے جو توقعات ہوں گی ان گھریلو ذمہ داریوں سے میں عہدہ برآ نہیں ہو سکوں گا، میں نے اپنی ماں کو دیکھا ہے کہ جو دن دن بھر میرے باپ کا انتظار کرتی تھی. دوسرا دن آ جاتا؛ کبھی کبھی کئی دن بیت جاتے اور اُسے سیاسی جھمیلوں میں گھر آنے کی مہلت تک نہ ملتی! تو میں جو ان توقعات کو پورا نہیں کر سکتا، اور اگر کروں تو اس کے ساتھ ساتھ آزادی کے ساتھ اپنا کام نہیں کر سکتا ہوں، شادی کیوں کروں. اکیلا تھا، اطمینان کے ساتھ اپنے پائلٹ سے ملنے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا!

ہیمر شیلڈ کے بارے میں مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا۔ اقبال پڑتنے کی بھی جت جا نہیں نہیں۔
اور تیسرے کے بارے میں؛ کیا کہوں!

جون پور کے ایک خالص مشرقی خاندان میں ۱۸۹۸ میں ایک بچہ پیدا ہوا بڑے ہو کے جس نے خاندان کے مالی حالات کے دباؤ میں جیسے تیسے دسواں درجہ پاس کر کے منشی گیری شروع کر دی اور پھر حالات سے قسمت آزمائی کرنے علی گڑھ پہنچ گیا (۱۹۱۳ء میں)

وہاں سے اردو میں ایم اے کیا اور وہیں استاد بن گیا اور پھر ایسا جما کہ اردو والے علی گڑھ کو اس کے نام سے پہچاننے لگے) اور اب کہ ۱۹۶۷ء بھی ادھیڑ عمر کو پہنچ رہا ہے وہ علی گڑھ کی زلف کا اسیر بنا ہوا علی گڑھ کو اپنے شانوں پر اٹھائے ہوئے ہے۔ اس عرصے میں گنگا میں کتنا پانی بہہ گیا، اور میدانوں میں کتنا خون بہہ گیا اور کیسا ارزاں! علی گڑھ بھی داستان پاستان ہو گیا۔ ذاکر صاحب کا عہد اس کی عظیم تاریخ کا شاید آخری عظیم باب تھا، جس کا تتمہ بدر الدین طیب جی نے لکھ کے قلم کی نب توڑ دی! اب یہاں کوئی نہیں، کوئی نہیں آئے گا؟

اب نہ علی گڑھ کے بچوں میں وہ بات رہی، نہ گنگے کے چرواہوں میں۔ اور یہ بات شاید غلط نہیں ہے کہ رعیتہ راعی کی نیت، مزاج اور افتاد کے تابع ہوتی اور اس سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ اور اسی لیے "کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ" کی بات شاید ضروری ہی ہے!

علی گڑھ کے راگ الاپنے والے کا ساز ہی ٹوٹ گیا! اب یا تو یہ راگی اپنے لب سی لے گا، یا پھر اس کے نغموں میں ایسا کرب آ جائے گا جو سننے والے کے بند بند کو توڑ دے گا، اور پھر ایک نئی زندگی پیدا ہوگی۔ نیا انسان جنم لے گا، شریف انسان۔ اس وقت یہ شریف ترین مغنی اپنا قلم رکھ دے گا اور چین کی نیند سو جائے گا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا!

اس مقصد کی تکمیل سے پہلے تم کہیں نہیں جاؤ گے، علی گڑھ کی تہذیبی عظمت کے پاسباں!

(۱)

رومی نے کہا ہے

رومی نے کہا ہے اللہ والوں کا کوئی مخصوص مذہب نہیں ہوتا ان کا مذہب صرف اللہ ہوتا ہے۔

الحمد للہ! ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ اھدنا الصراط المستقیم

"مالک! میرے اندر سب تجھے دیکھ سکیں۔ میں تیرے لئے راستہ بنا سکوں۔ میرے اوپر جو کچھ بیتے اس کے لئے تیرا شکر گزار ہوؤں — دوسروں کی ضرورتیں نہ بھولوں۔

اپنی محبت قائم رکھ — میں جو کچھ بھی کروں تیری عظمت کو دوبالا کرنے کے لئے کروں — کبھی ناامید نہ ہوؤں — کہ میں تیرے سائے میں ہوں۔ اور تیرے پاس سب طاقت اور نیکی ہے مجھے پاک صاف دل دے دے کہ تجھے دیکھ سکوں! ایک حقیر دل، کہ تیری خدمت کر سکوں! ایک پُراعتقاد دل کہ میں تیرے اندر رہ سکوں!!

جو کچھ ہو چکا ہے اس کے لئے شکر گزاری — اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کے لئے سرِ تسلیم خم....

سب سے پرے سب سے بالا

"ناشنیدہ" — خدا کے ہاتھوں میں رہنا!

جب تک تم "ناشنیدہ" میں رہتے ہو تم سب سے پرے اور سب سے

بالا ہو۔ یہ تمہاری اخلاق کی کتاب کا پہلا سبق ہے اس کی مضبوطی سے گرفت کر لو!

خود نوشت

یہ اپنی بات دوسروں تک پہنچانا بھی کیسی حماقت ہے۔ آخر اس چیز کی تمہارے لیے اس قدر اہمیت کیوں ہو کہ کم سے کم کوئی ایک فرد تمہارے اندر جھانک سکا ہے؟ آخر یہ سب کچھ لکھنے کی تمہیں کیا پڑی؟ میرا خیال ہے اپنے ہی لئے! شاید!! پر دوسروں کے لئے بھی تو!

خود گزشت

سائنسداں صرف اس چیز کا ریکارڈ کر لیتا ہے جو غیر متنازع فیہ حقیقت طے پا جاتی ہے۔ اسی طرح کسی کے شخصی تجربات میں بھی جو کچھ نادر و نایاب چیز تجربتہً سامنے آجائے وہ لکھ لینے کے لایق ہے تاکہ دوسروں کی عبرت یا موعظت کا سامان بن سکے!

لفظ کا احترام

لفظ کا احترام ـــــ انتہائی احتیاط اور پیچ سے بے لوث دلی محبت کے ساتھ اس کا استعمال ضروری ہے اگر سماج یا نسل انسانی کو آگے بڑھنا ہے لفظ کا غلط استعمال انسان کی توہین کرنا ہے۔ ایسا کرنے سے پل اڑ جاتے ہیں کنوؤں میں زہر پھیل جاتا ہے اور یہ انسانی ارتقا کے پہیئے کو پیچھے کی طرف گھما دیتا ہے!

اندر کی آواز

جتنا زیادہ تم اپنے اندر کی آواز کو سنو گے اسی کے بقدر بہتر طور پر تم باہر کی دنیا میں پیدا ہونے والی آوازوں کو سن سکو گے ـــــ اور بول وہی سکتا ہے جو سنتا ہے!

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سُراغِ زندگی

ہر لمحہ انتخاب کا کام تم خود کرتے ہو مگر تم خود کبھی اپنے آپ میں ڈوب کے اپنے کو بھی انتخاب کر پاتے ہو؟ جسم اور روح میں ہزاروں امکانات پوشیدہ ہیں جن کے ذریعہ تم کتنے ہی انا تعمیر کر سکتے ہو، لیکن ان میں سے صرف ایک "انا" میں انتخاب

کرتے والے" اور "منتخب ہونے والے" کا تال میل ہے!

تنہائی

تنہائی موت کی آمد تک طاری ہونے والی بیماری نہیں ہے! قطعی نہیں۔ لیکن موت کے سوا اس کا کوئی علاج؟ اور کیا جوں جوں موت نزدیک آتی جاتی ہے تنہائی کا سہنا دشوار سے دشوار تر نہیں بنتا جاتا!

اطلبوا العلم ولو کان.....

کوئی ایسا نہیں ہے جس سے تم سیکھ نہ سکو! خدا سب انسانوں کے ذریعہ اپنا اظہار کرتا ہے اور تم خدا کے سامنے ابھی تعلیم کے ابتدائی مراحل بھی نہیں طے کر پاتے ہو۔

تسبیح و مناجات

عبادت الفاظ میں منجمد ہو کے ایک مستقل لمبی لہر کا سلسلہ پیدا کر دیتی ہے جس سے اس سے مکالمہ جاری رہے گا اس وقت بھی، جب ہمارے دماغ کسی دوسرے معاملہ میں الجھے ہوئے ہوں!

اب تم جواب دینے کے قابل ہو گئے

جب تم ایسے مقام تک پہنچ جاؤ جہاں پھر تمہیں کسی جواب ملنے کی توقع نہ رہے، تو بالآخر تم جواب دینے کے قابل ہو سکو گے، اس طور پر کہ کوئی دوسرا تمہارا جواب پا سکے اور پھر وہ اس کے لئے شکر گزار ہو!

تکمیلِ عشق

جب محبت پختہ تر ہو جائے اور خودی کو نور میں تحلیل کر دینے سے خود اس میں روشنی کی جوت نکلنے لگے۔ اس وقت عاشق محبوب کے سہارے سے بے نیاز ہو کے آزاد ہو سکے گا ـــــ اور محبوب بھی اسی وقت تکمیل کو پہنچ سکے گا جب عاشق سے آزاد ہو جائے!

میرا ماحول میری زندگی ہے

جس سماج میں وہ پیدا ہوا ہو اس سے اپنے آپ کو الگ کر لینا، انقلابی کے لئے زندگی نہیں موت کی راہ ہے۔

خاموش گفتگو کا بدل کہاں

دو افراد کے درمیان خاموش مکالمہ کا بدل، وہ الفاظ میں کچھ بھی کہنے کی کوشش کیوں نہ کریں، ممکن ہی نہیں ہے!

رنگوں کی پرکھ

اگر کوئی آنکھ رنگوں کو پرکھنا چاہتی ہے تو اسے اپنے آپ کو سارے رنگوں سے ناوابستہ کرنا پڑے گا!

معافی

ہمیں معافی ملنا بھی چاہیے، اور دوسروں کو معاف کرنا بھی چاہیے۔ خدا کی حضوری میں ہمارے اور اس کے درمیان کوئی چیز نہیں ہوتی، اور ہمیں معافی مل جاتی ہے۔ لیکن ہمیں اس کی موجودگی کا احساس ہو ہی نہیں سکتا اگر ہمارے اور دوسروں کے درمیان اس کے علاوہ اور کوئی چیز بھی آجاتی ہے۔

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

اطاعت شعاری کے بعد ــــ اس طور پر کہ نظریں منزل پر جمی رہیں، خوف سے آزادی مل جاتی ہے۔ خوف سے آزادی کے بعد زندگی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ اور اس سے پرے محبت کا راج ہے۔

پھر اس کے بعد؟ یہ کیا پوچھنا! اس کے بعد تو ایک مطالبہ اور مانگ ہے جو تم پہلے ہی جانتے ہو جتنا کچھ کہ اس کے بارے میں جاننا ضروری ہے! اسکا تنہا پیمانہ تو تمہاری قوت ہے

نیک رفاقت

مجھے بھوک ہے رفاقت کی، نیکی کی ــــ اس رفاقت کی، جس کی بنیاد نیکی پر ہو، اور اس نیکی کی جو رفاقت میں مل جائے۔

زندگی کے مطالبوں کو زندگی ہی پورا کر سکتی ہے ــــ اور یہ میری بھوک بھی بجھ سکتی ہے، اس لئے کہ زندگی کا انداز اس قسم کا ہے کہ میں اپنی انفرادیت کو پا سکتا ہوں، دوسروں کے لئے پل بن کر، نیکی کے مندر میں ایک پتھر بن کر!

خالی انڈے کا خول

خالی انڈے کا خول پانی کے اوپر آسانی سے تیرنے لگتا ہے، خوب بہتا

چلا جاتا ہے۔ ایسے کام کے لئے وہ خاصا ہلکا پھلکا ہو چکا ہے۔ اب سوائے چھلکے کے اس میں ہے ہی کیا، نہ اصل چیز رہی نہ غذا!

خود سپردگی

دوسروں کی طرف ہم بڑھتے ہیں ——— اور مایوس لوٹتے ہیں۔ اس لئے کہ خود سپردگی کی ہم نے کبھی ہمت ہی نہیں کی!

وقت، شہرت اور اہلیت

وقت گزر رہا ہے ——— شہرت بڑھ رہی ہے ——— اہلیت گر رہی ہے۔

بات چیت

دوسروں سے صرف وہ بات کرو جو ان کے لئے اہمیت رکھتی ہو، صرف وہ بات پوچھو جس کے جاننے کی تمہیں ضرورت ہے اور صرف اس لئے بحث کرو کہ تمہیں کسی نتیجہ پہنچنا ہے۔ بلند آواز سے سوچو تو صرف ان لوگوں کے ساتھ جن کے لئے اس کا کچھ مفہوم ہو۔ چلتی ہوئی بات کر کے وقت یا خاموشی کی خانہ پُری کی کوشش مت کرو۔ الّا یہ کہ وہ سرسری بات بہت سے ان ناگفتہ پیغامات کی حامل ہو جو ایسے دو افراد کے درمیان گفتہ بن جاتی ہیں جو ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔

نام کے لیے

آخر ہم سب میں یہ کوشش کیا ہے کہ جب ہم دنیا سے گزر جائیں تو زندوں کے خیالات بار بار ہمارے نام کے گرد گھومتے رہیں! ہمارا نام!! بے نام ابدیت سے تو ہم یوں بھی بچ ہی نہیں سکتے۔ ہماری زندگیوں اور ہمارے اعمال کے نتائج کھرچے نہیں جا سکتے۔ نہ انھیں امتیاز و نشاں ملنے سے روکا جا سکتا ہے ——— وہ عزت کا باعث ہوں یا شرمندگی کا!

جہاں تو ہے

تو قلم سنبھالتا ہے اور سطریں ناچ اٹھتی ہیں تو بانسری لیتا ہے اور نغمے پھول برسانے لگتے ہیں تو برش پھیرتا ہے اور رنگ نغمے بن جاتے ہیں۔ اس طرح مکان میں جو زماں سے پرے ہے ہر شے کا ایک مفہوم اور چیز میں ایک حسن ہوتا ہے۔ جہاں تو ہے اُبھر میں کس طرح کوئی چیز تجھ سے بچا رکھ سکتا ہوں۔

اناالحق

میں، میں نہیں، بلکہ میرے اندر موجود خدا!

آواز پر آواز

لبیک کہنا، کسی کی ہر آواز پر آواز دینا!!

جدھر تو لے جائے

کہاں؟ یہ میں نہیں جانتا۔ اس کے لیے میں پوچھتا بھی نہیں!

زیست کرنے کا سلیقہ صوفیانہ

اس امر کی تشریح کہ زندگی کیسے گزاری جائے، مجھے قرونِ وسطیٰ کے صوفیوں کے یہاں ملی جن کے لئے خود سپردگی ہی خود آگاہی کی راہ تھی، اور جنھوں نے ذہنی یکسوئی اور اندرونیت میں وہ قوت پالی تھی کہ اپنے اردگرد کی ہر مانگ پر لبیک کہہ سکیں اور رہ آنے والے واقعہ کو مقررہ کہہ سکیں جو زندگی نے ان کے لیے مقدر کر رکھا تھا۔

طویل ترین سفر

طویل ترین سفر روح کا سفر ہے اندرون کا سفر۔ اس کا سفر جس نے اپنی تقدیر کو چن لیا ہے، جو اپنی کھوج میں چل پڑا ہے، اپنے وجود کے سرچشمہ کی کھوج۔ اور کیا واقعی کوئی سرچشمہ ہے بھی!

کوئی تنہائی سی تنہائی ہے

تنہائی کا اتنا وسیع سمندر جس میں سے میں نکل ہی نہیں سکتا۔ شاید اس قدر تنہائی تو نے مجھے اس لئے بخشی ہے کہ سب کچھ صرف تجھے سونپ سکوں۔

وحدت الوجود

اس دنیا میں جو کچھ بھی تمہارے سامنے آئے اس میں خدا موجود ہے بالکل اسی طرح وہ تمام و کمال تمہارے اندر رہے۔

زندگی کا مطالبہ

زندگی تم سے صرف اس قوت اور سکت کا مطالبہ کرتی ہے جو تمہارے اندر ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں!

آخری پونجی بھی لگا دینے والے

ناکامی کے بعد خود رحمی، اور کامرانی کے بعد فخر و غرور کے جذبے اس سے ناآشنا تھے۔ شاید وہ اس راز کو جانتا تھا کہ اپنی سکت بھر اس نے تو اپنی آخری پونجی بھی لگا دی ہے، اب اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے کہ آنکنے والے کیا فیصلہ دیتے ہیں۔

انسانی حدود

جو چیز بھی زندگی کو قدر بخشتی ہے اسے تم حاصل کر سکتے ہو، اُسے تم کھو بھی سکتے ہو، مگر مستقل طور سے اس پر قابض نہیں ہو سکتے۔

اس بات کا سب سے زیادہ جس قدر پر اطلاق ہوتا ہے "وہ ہے زندگی کے بارے میں حقیقت کا انکشاف"

تم نے سننا ہی نہیں چاہا

تم اپنی قوت سماعت کیسے بحال رکھ سکتے ہو جبکہ تم نے سننا ہی نہیں چاہا؟ یہ بات کہ خدا تمہارے لئے خاصی فرصت سے ہوگا، تمہارے نزدیک ایک امر طے شدہ ہے، بالکل ایسے ہی جیسے یہ بات کہ تم اس کے لئے وقت نہیں نکال سکتے!

سچ لکھنے والا

مائسٹر ایکھارٹ کہتا ہے: وہ ہاتھ جو تحریر کھرچتا ہے وہی سچی بات لکھ سکتا ہے!

.....من السمع والبصر والفواد

جیو تو ایسے جیو کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے (من السمع والبصر والفواد) اس کا استعمال کر سکو، پورا پورا اور اچھا استعمال!

دوسرے اور ہم

خیال کا ایک کوندا سا چمکتا ہے: "کیا اچھا ہوتا اگر میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا"۔ جب کہ دوسرے لوگ تمہیں ایک معقول تنخواہ، بینک بیلنس، اور بغل میں دبے ایک چرمی تھیلے کے ساتھ دیکھ کر سمجھتے ہوتے ہیں کہ تم اپنے وجود کو کبھی نہیں جھٹلا سکتے۔ "تم کیا ہو؟" ان کی دلچسپی اس میں ہو سکتی ہے! نہ کہ اس میں کہ "تم ہوا اور نہ ہوتے تو؟"

زرِ خرید

یہ بات کہ ہمارے دام سستے لگیں، یا قیمت ہی نہ لگے، یا ہم سے ہماری قیمت

کے بارے میں فریب کیا جائے، یہ بات ممکن ہی کیسے ہے جبکہ اپنی ہر خدمت کیلئے ایک عرصہ ہوا ہم استحقاق سے زیادہ مزدوری پا چکے ہیں!

وہ آنے والا لمحہ

وقت کی گاڑی اس آخری دن کی جانب ہمیں کشاں کشاں کھینچے لیے جائے ہے۔

اس لمحہ کا تصور بھی کتنا اطمینان بخش ہوتا ہے۔ کیسا جاں بخش ہے یہ تصور کہ ایک لمحہ ایسا بھی ہے جس کے "بعد" جس سے پرے کا سوال باقی نہیں رہتا۔ وہ لمحہ، جس ایک لمحہ کے اندر دن اور سال سماتے چلے جاتے ہیں!

ان دیکھا ہاتھ

کسی اہم فیصلہ پر عمل درآمد سے پہلے یکایک کوئی تمہارا ہاتھ دبوچ لیتا ہے اور ایکا ایکی ان بہت سی باتوں کا ثبوت مل جاتا ہے جن پر یقین کرنے کی تم کبھی جسارت بھی نہیں کر سکتے تھے۔

وقت کی اضافیت

وقت کا عرصہ اس بچہ کے لیے ہمیشہ طویل لگتا ہے جو انتظار کرتا ہوتا ہے کرسمس کا انتظار، برسات کی رم جھم کا انتظار، بڑے ہونے کا انتظار! پھر وقت کا یہ عرصہ اسوقت بھی طویل لگتا ہے جب وہ اپنی روح کا ایک ایک شمہ ایک خوشگوار دن کے ہر ہر لمحہ کی نذر کر چکا ہوتا ہے۔

لمحہ کے امکانات

موجودہ لمحہ کی اہمیت ہے، جانے والے اور آنے والے زمانوں میں پل کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنے امکانات کے سبب اپنی دین کے باعث! اس لمحہ میں کیا کیا کچھ نہیں ہے جو ہمارے اندر خالی پن کو بھر سکتا ہے، جو سب کا سب ہمارا ہو سکتا ہے، بس شرط یہ ہے کہ ہم اس کے اہل ہوں!

نئی سرزمینوں کی دریافت

بوڑھوں کو مہم آزما ہونا چاہیے جستجو و آرزو میں کھوئے ہوئے۔ کچھ سارے بانا سے ہو ہی جاتے ہیں کیونکہ ایک آشنا سی چیز کی سرحدیں ان سے قریب تر ہوتی

جارہی ہیں لیکن نئی سرزمینوں کی دریافت کا سہرا کم ہی کے سر بندھتا ہے۔

ناشنیدہ

اب ـــــ جبکہ میں نے اندیشوں اور وسوسوں پر قابو پالیا ہے، خود اپنے اندیشوں اور دوسروں کے اندیشوں پر، اور دور چھائے ہوئے گھور اندھیرے پر، جو ناشنیدہ کی سرحد پر طاری ہے۔ یہاں ہر جانی پہچانی چیز ختم ہوتی ہے لیکن اس سے پرے ایک سرچشمہ ہے جو میرے وجود کو اپنے امکانات سے سرشار کیے دے رہا ہے۔

عظیم موت

موت کے متلاشی مت بنو، موت خود ہی تمہیں پالے گی۔ اس کے بجائے اس راستہ کی تلاش کرو جو موت کو تکمیل بنا دیتا ہے (اور عظمت و جلال بخشتا ہے)!

موت سے مانوسیت

تمہارے جسم کو اپنی موت سے مانوس ہونا چاہیے، ساری صورتوں، درجوں اور حیثیتوں میں ـــــ جو صاف، واضح اور جذباتی لحاظ سے متوازن اقدام ہے، اس منزل کی طرف جو تم نے اپنی زندگی کے لئے بہتر سمجھ کر اپنایا ہے!

تکمیل زندگی

قربانی میں ایک عنصر کی حیثیت سے موت ایک تکمیل کا نام ہے لیکن بسا اوقات یہ تنزل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

موت پر فتح

تنہا وہ شخص موت کو فتح کر سکتا ہے جس کے جسم نے اپنے بارے میں یہ سیکھ لیا ہے کہ کس طرح وہ محض ایک ذریعہ ہے

تصور موت

آخری طور پر یہ ہمارا تصور موت ہی ہے جس پر ان سارے سوالوں کے جوابات کے فیصلے منحصر ہوتے ہیں جو زندگی ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ اس لیے اس کے لئے مناسب زمان و مکان کی ضرورت ہے، ترجیح کے حق کے ساتھ! اسی لیے ضرورت ہے کہ اس کے لئے ہمہ وقت تیار اور آمادہ رہا جائے!

یہ جھومتی گاتی فطرت

برنگی زمین، اس پہ یہ جھومتے گاتے درخت، صبح کی خاموش مگر تیز روشنی انھیں لپٹائے لیتی ہے، اور میں کتنی شدت سے چاہنے لگتا ہوں کہ اس چپٹانے میں میں بھی شریک ہو سکوں! جیسے دو وفادار جسم!! ـــ زمین، پانی، آسمان، درختوں کی سائیں سائیں، زمین کے جسم سے اُبلتی خوشبو، ہواؤں کا شور، پانی اور روشنی کا ملن!!

اطمینان و سکون؟ نہیں، نہیں! بلکہ صرف تازہ دم ہونے کے لئے، ایک ذرا وقفۂ آرام کے لئے، عالم انتظار میں!!

بڑی محبت کا جواب

کسی "بڑی" محبت کو شاید جوابی محبت نہیں ملتی۔ اگر ایسا ہوتا کہ دوسری طرف سے گرمی اور بناہ گیری ملتی تو شاید اس بڑی محبت کے پختہ تر ہونے میں رکاوٹ پڑ جاتی یہ محبت ہمیں کچھ دیتی نہیں ہے لیکن تنہائی کی دنیا میں یہ بصیرت کی بلندیوں کے دریچے وا کر دیتی ہے!

دلچسپ موت

کیوں موت کو دلچسپ بنانے نہیں دیتی ـــ دنیا مجھے بے عشق کیے بھی توفنا ہے!

نیکی کی سادگی

نیکی بھی کیسی سادہ چیز ہے: ہمیشہ دوسروں کے لئے جینا، اور خود اپنا فائدہ کبھی نہ چاہنا!

آنک، پرکھ اور تول

وہ جس نے اپنے آپ کو خدا کے ہاتھوں میں دے دیا ہے، انسانوں کے سامنے کیسا آزاد اور مطمئن کھڑا ہوا ہے! وہ ان کے ساتھ مکمل سکون و اطمینان کے ساتھ کھڑا ہے کیوں کہ اس نے انھیں یہ حق دے دیا ہے کہ وہ اسے آنک، پرکھ اور تول سکیں!

نادار کا تحفہ

آخر کار "قربانی" کا کیا مفہوم بچتا ہے؟ یا "تحفہ" کا؟ جو نادار ہے کیا دے سکتا ہے؟ تحفہ خدا کا ہے! خدا ہی کے حضور!!

صلیب کی راہ

وہ جو اپنے آپ کو اس کے قدموں میں لا چکا ہے وہ جانتا ہے کہ راستہ صلیب ہی پر ختم ہوگا، چاہے سامنے مسرت و کامرانی کی فتح کے دروازے وا نظر آرہے ہوں!

آزادہ روی: قلندریت

آزاد زیست! ہاتھ جھاڑ کے ایک دم اُٹھ کھڑے ہونا، اور ایک بار مڑ کے دیکھے بغیر اپنے پیچھے اپنا سب کچھ چھوڑ دینا — سر تسلیم خم کر دینا! لبیک کہنا!

زندگی کا خلا

کیا تمہارے پاس زندگی کے خلا کو بھرنے کے لیے بس اتنا ہی کچھ ہے کہ اپنے کھوکھلے پن پر اظہار نفرت کرتے رہو؟

دیانت داری

ایسا کبھی نہ کرو کہ خود اپنے تجربات اور معتقدات کو جھٹلا دو محض سکون و عافیت کی خاطر!

ہائے وہ نصب العین

مجھے کچھ دو، جس کی خاطر میں مر سکوں!

اس تنہائی کو روح فرسا بنانے والی یہ بات نہیں ہے کہ میرا بوجھ بانٹنے والا کوئی نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہ میں بس اپنا بوجھ ہی اُٹھائے ہوئے ہوں!

اس لیے — دعا کرو کہ تمہاری تنہائی تمہیں کوئی ایسی چیز تلاش کر لینے پر آمادہ کر دے جس کی خاطر تم زندہ رہ سکو، جو اتنی عظیم ہو جس کے لئے تم مر بھی سکو!

انسان سے پیالہ و ساغر بنا ہوں میں

لو میں اس کام کی تکمیل کروں جس کے آغاز کی مجھے اجازت ملی تھی۔۔۔ جام کا سرمایۂ افتخار یہ ہے کہ اس میں کچھ پیا جائے؛ اس کی نیازمندی اس میں کہ وہ خدمت گزاری کرے۔ پھر اس کے نقائص کی کیا اہمیت ہے!

[اور غالبؔ اس کے برخلاف کہتا ہے: انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں]

آہ! انسان کی خواہش بے تاب

کمرے میں گرد ہے کہ اڑی جاتی ہے۔ ہوا رک رک کے بھاری ہو رہی ہے روشنی

مدھم پڑ جاتی ہے ـــــ اور ہم ہیں کہ آخری لمحے تک اس کمرے کو چھوڑنے کے لیے آمادہ نہیں۔

یادوں کے سائے

"ہم بھائی بہنیں گھر پر کیسے خوش تھے، مجھے وہ کرسمس یاد ہیں جب ہم سب جمع ہوتے تھے، اس وقت کون یقین کر سکتا تھا کہ کبھی بھی زندگی ایسے ٹکڑے ٹکڑے ہو کے بکھر جائے گی" یہ الفاظ لکھے ہوئے مجھے تیس سال ہو گئے اور اب اس کی بچی اپنے بچپن اور اپنی زندگی کے بارے میں بعینہٖ یہی "کتنیہ" لکھ رہی ہے!

تعطیل کی منسوخی

کار کے حادثے میں لڑھک کے نیچے گرتے ہوئے اُسے تنہا ایک خیال آیا "تو بالآخر میں نے اپنا حصہ تو پورا کر دیا" اس کا اکیلا، تھکا ماندہ مگر مسرور خیال!

ایسا نہیں تھا کہ زندگی ختم ہو چکی تھی۔ زندگی اب بھی چلتی۔ لیکن زندگی کے اس خاص سفر پر اس کا راستہ ختم تھا۔ اور پھر جب وہ ہوش میں آیا اور حقیقت کی دنیا نے اسے گھیر لیا تو وہ بہ مشکل اپنے آنسو ضبط کر سکا، خود رحمی کے آنسو، نا امیدی کے آنسو! کہ چھٹیاں بتانے "کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے!

نئی راہیں کھولنے والا

اس نے نئی سرزمین کے نئے راستے کھول دیے، کیونکہ اس میں جرأت تھی کہ چلتا چلا جائے اس سے بے نیاز دبے پر دلکے دوسرے بھی اس کے پیچھے چل رہے ہیں یا نہیں ـــــ یا اسے سمجھ بھی رہے ہیں!

شعر شخصیت کا اظہار

نظم (شاعری) بھی ایک کام کی مانند ہے، اس حد تک کہ اس کو بھی اس کے خالق کی شخصیت کے اظہار کے طور پر سمجھا جائے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نظم کے جمالیاتی معیار ہائے تکمیل کی رو سے اس کے حسن کو نظر انداز کر دیا جائے، بلکہ صرف یہ کہ اسکے ساتھ ساتھ اس کے استناد کو اور صحت کو، ایک اندرونی زندگی کے ساتھ مطابقت دے کے دیکھا جائے!

اپنی چال

اپنے آپ سے ہراساں مت ہو۔ اپنی انفرادیت کے بس بھر زندگی گزارنے کی کوشش کرو، دوسروں کی بھلائی کے لیے! اور ہاں "دوسروں کی نقل نہ کرو، ساتھی خریدنے" کے لیے۔

ذمہ دارانہ قلندری

آزاد ہونا اور ذمہ دارانہ زیست کرنا بس انسان کو اسی لیے پیدا کیا گیا تھا، تو جو کوئی راستہ اپنانے میں ناکام ہوتا ہے، وہ راستہ جو اس کا اپنا راستہ تھا، تو وہ ہمیشہ کے لیے گیا!

استطاعت کے بقدر استحقاق

جو ہم آزمائی چاہتا ہے اس کی اہمیت کے بقدر اسے اس کا تجربہ ہو کے رہتا ہے اور جو کوئی قربانی دینا چاہتا ہے وہ قربان ہو کے رہتا ہے، اپنے قلب کی پاکیزگی کے بقدر!

محبت کی ناداری

ہماری محبت نادار ہو جاتی ہے، اگر ہم میں اپنے منتہیٰ کو قربان کر دینے کی ہمت نہیں۔

تم ذریعہ ہو دوسرے مقصد

دوسروں کو مقصد سمجھو نہ کہ ذریعہ، اور اپنے آپ کو مقصد، محض اس لحاظ سے کہ وہ ایک ذریعہ کا کام کرے۔

قرض

اب، ابھی ابھی، اسی لمحہ مجھے وہ سب قرضہ لوٹانا ہے، جو اب تک مجھے ملا ہے۔ ماضی اور اس کے قرض کا بوجھ، حال کے سامنے صف بندی کیے ہوئے ہے، اور مستقبل پر میرا کوئی حق نہیں ہے۔

قرض کی واپسی

کیا ہر اس ٹکراؤ میں حسن پیدا نہیں ہوتا جو انسان اور زندگی کے درمیان ہوتا ہے؟ جب وہ اپنا سارا قرضہ (سود در سود) لوٹاتا ہوتا ہے، زندہ لمحے پر اپنی ساری قوت مرکوز کیے ہوئے جو زندگی نے اسے ایک فریضے کے طور پر دی تھی۔

خوبصورتی اس کے لیے ہے جو اپنا قرض ادا کرتا ہے۔ شاید دو سر دل

کے لیے بھی ہو۔

آداب مجلسی

تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز!

مجلسی ہونا، کچھ بات کرنا محض اس لیے کہ دستور و رواج کے مطابق خاموشی نامناسب ہے، ایک دوسرے سے گھلنا ملنا محض یہ دھوکا کھانے کے لیے کہ اس طرح موانست اور تعلقات پیدا ہوں گے ؛ انسان بھی کہاں آ پہنچا ہے! قدرتی طور سے، ان کے نتیجہ میں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم خالی خالی ہو گئے ہیں، روحانی قوتوں کا نامناسب استعمال ہر جگہ یہی نتائج پیدا کرتا ہے —— روحانی موت کا جہنم!

دیوار

تمہارا شاندار لباس ایک نقاب ہے جو تم نے اہتمام سے اپنے اوپر اس لیے ڈال رکھی ہے کہ لوگوں کو بہترین نظر آسکو یہ ایک دیوار بن گئی ہے تمہارے اور اس ہمدردی کے درمیان جو تم نے مانگی ہے، وہ ہمدردی جو تمہیں اس دن ملی جب تم وہاں لباس سے عاری کھڑے تھے۔

اقتدار کا مستحق

قوت یا اقتدار کا استحقاق اسی کو پہنچتا ہے جو ہر روز اس استحقاق کو ثابت کرتا جائے۔

خاموش

بہترین اور سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز جو تمہیں اس زندگی میں پیش آسکتی ہے، یہ ہے کہ تم خاموش ہو جاؤ اور خدا کو بولنے دو، اور کام کرنے دو!

کبھی اے حقیقتِ منتظر ....

کوئی آہستگی سے کہتا ہے یہاں ہر شے تیری منتظر ہے، تیرے ہی لئے بنی سنوری، سال بہ سال! ہزارہا نغمات حسین! تو کہاں رہ گیا ہے؟ کہاں ہے تو؟ کہاں ہے؟

اسی لمحہ

پیچھے مڑ کے مت دیکھو اور آئندہ کے بارے میں خواب بھی مت بنو۔ اس سے

نہ ماضی تمہیں واپس مل سکتا ہے نہ تمہارے دوسرے دن کے خوابوں کا اطمینان ہو سکتا ہے۔ تمہارا فرض، تمہارا انعام، تمہاری تقدیر، یہاں اور ابھی ہیں!

زخم اور اندمال

خدا کے حضور سر تسلیم خم، مقدر کے سامنے لبیک، اور اپنے لیے بھی "جی ہاں"، اس سے روح زخمی ہو سکتی ہے، لیکن اسی میں اندمال کی طاقت بھی ہے!

تیاگ

تمہیں بالآخر ہر چیز چھوڑنا ہوگی۔ پھر اس چھوٹی موت پر کیوں روتے ہو؟ اسے انگیز کرو، تیزی کے ساتھ، مسکراہٹ کے ساتھ، یہ "موت" مرو اور آگے جانے کیلیے آزاد ہو جاؤ! اپنے کام کے لیے یکسو! لمحہ جو فرض عائد کرے اس کے لیے ہمہ تن تیار!

تم نے حق ادا نہیں کیا

تم نے حق ادا نہیں کیا! جتنا تم کر سکتے تھے نہیں کیا! اتنا کچھ تم نے کبھی نہیں کیا، جب تک کہ تمہارے لیے یہ ممکن رہا ہے کہ تم کسی نہ کسی قدر و قیمت یا درجے میں کچھ نہ کچھ اب بھی پیش کر سکتے تھے!

تنہا

مدت العمر ان اجنبیوں کے درمیان زندگی بیت گئی، جو نہ اس روح کے کرب کو پا سکے نہ اسی زندگی کی زیریں لہروں کو، تنہا! بالکل تنہا!! مدت العمر زندہ چشموں کی پیاس رہی اور ان کی تلاش کی آزادی سے بھی محرومی رہی، قیدی کی زندگی!!

اس کا جواب، سیدھا، صاف، کڑا اور وحشیانہ جواب صرف "ایک ہے"! اس ایک میں تم اپنے آپ کو کبھی تنہا محسوس نہیں کرو گے۔ اس میں تم کو ہمیشہ اپنی فضا کا احساس رہے گا، اجنبیت کا نہیں!

ان شاء اللہ

میں کیا، اور میرا ارادہ کیا! ہاں جو تو چاہے!!

دروازہ

تمہیں کمرے سے باہر کر دیا جائے تو کنجی کے سوراخ سے مت جھانکو۔ دروازہ

توڑ ڈالو یا یہاں سے چلے جاؤ!

وہ سامنے سرِ منزل

پیچھے مڑ کر مت دیکھو مسافر! وہ سامنے سرِ منزل چراغ جلتے ہیں!

میں

میں کیا، میری بساط کیا! مگر میرے اندر تو جو ہے!

گھٹیا قیادت

کیا اس وار سے تمھیں تکلیف پہنچی؟ اس وار میں پوشیدہ حماقت کے باوجود! اس لیے تکلیف پہنچی کہ قیادت کلرک کو سونپ دی گئی تھی؟ مگر کیا تمہیں اس سے بھی رنج ہی پہنچے گا اگر وہ کلرک اپنے تئیں سچ مچ قائد جیسا سمجھنے لگے!

کس کے لیے

کامیابی کس کے لیے؟ خدا کی عظمت و برتری کے لیے، یا خود اپنے لیے؟ بنی نوع انسان کے سکون کے لیے، یا تمہارے اپنے لیے؟ اس سوال کے جواب پر تمہارے اعمال کے نتائج کا انحصار ہے!

مجھے یہ ڈر ہے دلِ زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبادت ہے تیرے جینے سے

زندگی زندہ رہنے سے ناپی جاتی ہے، اور انسانوں کی زندگیوں کے دن ناپنے کے طریقے دوسرے ہیں۔

ماضی و حال سے آزاد

میں وہ قوت کہاں سے لاؤں کہ ایک آزاد فرد کی حیثیت سے جی سکوں، میرے ماضی میں جو کچھ نادرست اور نامناسب ہے، اس سے، اور میرے حال میں جو کچھ بیچ پن ہے اس سے الگ تھلگ رہ کے جی سکوں؛ اور اس طرح اپنے تئیں معاف کر سکوں!!

ہر دن ایک زندگی

رات ڈھل چکی ہے ــــــ

ہر روز زندگی کا روز ادلیں ہے۔ ہر دن ایک پوری زندگی ہوتا ہے

ہر صبح ہمیں اپنی پوری شخصیت کو کچھ اخذ کرنے، کچھ تجربہ کرنے، اور دوسروں کو، زندگی کو، کچھ واپس دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

واپسی کا سوال ختم

ایک نقطہ ایسا بھی ہے جس پر ہر چیز بڑی سادہ اور ہیچ ہو جاتی ہے، اور جب دو مختلف راہوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کا سوال اٹھتا ہی نہیں۔ یہ اسلیے کہ جو کچھ بھی اب تک تم نے داؤں پر لگایا ہوا ہے وہ سب کھو جائے گا۔ اگر پیچھے مڑ کے دیکھنے لگو گے! زندگی کا وہ نقطہ جہاں واپسی کا کوئی سوال ہی نہیں!

شہرت کے تاریک سائے میں

مجھے اس شخص سے ہمدردی ہے، ترس بھی آتا ہے، جو اپنی اس تصویر سے محبت کرتا ہے جو پبلسٹی کے رومانی سائے میں عوامی رائے نے بنالی ہے۔

چوراہے

وہ جو اس اصول کو نہیں مانتا کہ کوئی ایک راستہ انتخاب کر لینے کے بعد دوسرے سب راستے اس سے کٹ جاتے ہیں ـــــ تو اسے چاہیے کہ اپنے کو یہ سمجھنے کے لیے آمادہ کر لے کہ پھر منطقی طور پر یہی ہوتا ہے کہ ہمیشہ چوراہوں پر بسر ہو۔ مگر پھر اس شخص کو بھی الزام تو نہ دو جو ایک راستہ چن لیتا ہے۔ اس کی تعریف نہ کرو یہ الگ بات ہے!

ھَلْ مِنْ مَّزِید

دونوں مسرور تھے، دونوں نے وہ انکسار اور فروتنی سیکھ لی تھی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے، ایسی فروتنی جس میں پہنچ کے پھر آدمی تقابل نہیں کیا کرتا، جو چیز موجود ہوتی ہے اُسے کسی اور، کسی مزید کی خاطر رد نہیں کرتا!

ہماری فطری ابلیسیت

ہم ایسے نقطہ تک پہنچ سکتے ہیں جہاں ہمارے لیے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ ہم اوبین گناہ کو پہچان سکیں، جو اس کے سوا در اصل کچھ بھی نہیں کہ ہماری فطرت: اور خمیر میں بدی، ابلیسیت، سیاہ مندی ملی ہوئی ہے۔ یعنی اگرچہ یہ ہماری فطرت میں داخل نہ ہو، مگر اسی فطرت کا ایک حصہ ہے کہ ہمارے اندر مسرت کی ایک لہر اٹھتی ہے

جب خاص اس مقصد کو ضرب پہنچ رہی ہوتی ہے جس میں ہم لگے ہوئے ہیں۔ یا جب بعض ایسے افراد پر کوئی مصیبت آتی ہے جو ہمیں عزیز ہیں۔

اپنے نیچ پن کی تشخیص

اپنے نیچ پن پر نہ تو اپنے وجود کی مستقل تحقیر زیبا ہے اور نہ اسے وجہِ افتخار سمجھنا مناسب۔ اس کی تشخیص اور پہچان البتہ ضروری ہے اگر جہاں یہ نظروں سے اوجھل ہوئی یہ میرے کسی عمل کی بے لاگ صداقت کے واسطے چپکے سے ایک خطرہ بھی بن سکتی ہے!

تاریخ

روح کی تاریخ کے سوا کسی اور تاریخ کا وجود ہی نہیں! سکون و اطمینان کا لفظ بے معنی ہے سوائے روح کے سکون کے!

تکمیل

اپنے آپ کو اپنی راہ میں پتھر سمجھ کے ٹھکراتے ہوئے اس خول سے نکل آؤں کہ اپنے آپ میں سما سکوں، اپنی تکمیل کی خاطر! اے کاش!

وقتی

تمہیں سب کچھ اسی موجودہ لمحہ میں کرنا ہے، لیکن محض موجودہ لمحہ کے لیے مطلق نہیں! اور اپنی آئندہ راحت یا شہرت کے لیے تو ہرگز نہیں!!

انھیں تو جھومتی گاتی حیات مل جائے

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جو تھوڑا بہت تمہاری کوششوں کی بدولت تمہارا استحقاق ہو چکا ہے وہ تمہیں نہ ملے؟ تمہاری جد وجہد کسی ایسے فرض کے ساتھ لگن کی زائیدہ ہو جس میں تم اپنے آپ کو بھی بھول جاتے ہو، صرف ایسی صورت میں تم ان کوششوں کی قدر قیمت پر ایمان رکھ سکتے ہو۔ اور اگر ایسا ہے تو منزل مقصود تک پہنچنے کیلیے تمہاری سعی پیہم کو تمہیں یہ بھی سکھانا چاہیے کہ جب دوسرے اس منزل تک تم سے پہلے یا تمہارے بغیر پہنچ جائیں، تو تم اس پر بھی مسرت سے سرشار ہو جاؤ!

نافع اور مضر

ایسی کسی بھی چیز سے اپنے آپ کو محروم کیوں کرو، جس سے کسی دوسرے کو

ضرر نہیں پہنچتا، اور تمہیں فائدہ ہے! بشرطیکہ تمہارے منتخبہ راستے سے ٹکراتی نہ ہو!

سیرت کے رُخ

ہر نازک اقدام کے وقت ہماری سیرت کا ہر رخ اہم رول ادا کرتا ہے، کمینہ پن کا بھی، شرافت کا بھی! سیرت کا کون سا رخ دوسرے کو چکمہ دیتا ہے جب وہ دونوں ہمارے کسی عمل کے موقع پر یک جا کھڑے ہوتے ہیں؟

قائد

اسے قائد بننے سے کوئی نہیں روک سکتا جس کی جرأت اور سیرت ایسے ہیں کہ وہ اپنی بھاگتی ہوئی منزل مقصود کے سمندر روں میں اپنے کو بہہ جانے دیتا ہے!

شیطنت کی شکست

شیطنت کو فتح مندی کے بعد بھی شکست دی جا سکتی ہے اس وقار اور ضبط سے جو ہم اپنے اعمال کے نتائج بھگتنے میں اختیار کریں!

جن کے رُتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

کسی ایسے فرد کے لیے جس کے سپرد ایسا کام ہے جو انسان کے اندر موجود غیر معمولی امکانات کے ثبوت فراہم کرتا ہے، اگر وہ اس احساس کو فراموش کر دے کہ وہ ان بڑے کاموں کے لیے کہیں سے مامور ہے، تو وہ قابل معافی نہیں ہے۔ اور جب تک اُسے اس امر کا احساس ہے، تو وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اس کے کچھ بڑے معنی بھی ہوتے ہیں، قیمت کسی کی نہیں ہوتی! —— اس لیے اگر وہ کوئی شکایت کرنے لگ جائے تو وہ محض اپنے آپ کو ملزم گردان رہا ہے، اور بس!

روشنی کے انعکاس کا ذریعہ

تم تیل نہیں ہو، تم ہوا نہیں ہو، تم تو محض جل اُٹھنے کے عمل کا وہ نقطہ ہو جہاں روشنی کی تخلیق میں شعلہ کی پہلی چمک نمودار ہوتی ہے! تم محض روشنی کی کرن کا شیشہ ہو! تم روشنی کو لے دے، اور راہ بنا سکتے ہو، بس اتنا ہی جتنا ایک شیشہ! اگر تم خود اپنے آپ کو اپنے حقوق کے حصول کے لیے سرگرم عمل کرتے ہو، تو تیل اور ہوا کو شعلہ بنانے کے لیے ملنے میں رکاوٹ ڈالتے ہو! تم نے شیشہ سے اس کی شفافیت چھین لی!

عظیم روشنی کا نقطۂ انتشار

تقدیس عظیم روشنی بنتے ہیں، یا اپنے کو عظیم روشنی سے بھر ادینے ہیں؟ تاکہ اسکی تخلیق مزید ہو سکے؟ اپنے آپ کو مقابل کر دیتے ہیں، کہ عظیم روشنی کا نقطۂ انتشار قائم ہو سکے جس سے وہ اور زیادہ وسعتوں میں پھیل سکے؟

وسیلہ نہ کہ مقصد

تم زندگی کو اس حد تک جان سکو گے، اور زندگی تمہیں اس درجہ تک پہچان سکے گی جس حد تک تمہارے اندر شیشہ کا یہ شفاف پن موجود ہے اور یہ صلاحیت ہے کہ تم ایک مقصد کی حیثیت سے قطعی ختم ہو جاؤ اور یہ کہ خالص ایک وسیلہ بن کے رہ جاؤ، محض ایک ذریعہ!

جواب دہی

تمہاری ذمہ داری یقیناً لرزہ خیز ہے۔ اگر تم کہیں ناکام ہوتے ہو تو اصل میں تو خدا نے انسان کو ناکام کر دیا۔ تمہارا خیال ہے کہ تم خدا کے سامنے جواب دہ ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو خدا کی ذمہ داریاں تم نے سنبھال لی ہیں؟

اُدخلوا فی السلم کافہ

محض یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم خدا کے فرمانبردار رہو، اہم بات یہ ہے کہ تم صرف اسی کے ماتحت رہو۔ وفاداری کا ہلکا سا بٹوارہ بھی جانے کن کن نیچی چیزوں کی راہ کھول دیتا ہے: دن کے خوابوں کی راہ، حقیر چھوٹی گفتگو کی راہ، نیچ غرور کی راہ، پست بغض و کینہ کی راہ، ساری پستیوں کی راہ جن میں موت کے عناصر ہیں۔

تم محض تم نہیں کچھ اور بھی ہو

تم کسی بات کو دھیان سے سنتے ہو نہ ٹھیک سے پڑھتے ہو ــــ سوائے اسکے کہ بات تمہارے بارے میں ہو رہی ہو یا کتاب تمہارے سلسلہ میں لکھی ہو۔ تبھی تم پوری پوری توجہ دیتے ہو۔ تو کیا تمہاری ساری توجہ محض اپنے بارے میں ہے؟

نا شنیدہ کے حضور

میں شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھے یہ سب سکھایا ہے۔ ان ایام کا ممنون ہوں جنھوں نے مجھے یہ کچھ دیا ہے۔

تب میں نے دیکھا کہ وہ "دیوار" تو کبھی تھی ہی نہیں اور ناشنیدہ یہاں ہے یہ ہے، نہ کہ کچھ اور چیز، یا کہیں اور! جو کچھ اس کے حضور پیش کرنا ہے" وہ یہاں اور اسی لمحہ میں ہے! ہمیشہ اور ہر جگہ — خدائی پیشکش! خدا کے حضور!

اعتقاد کے معنی

اعتقاد کے معنی ہیں ہچکچاہٹ کا یکسر ختم کر دینا

صرف ہم ہی ہم ہیں

یہ سفرِ حیات جہاں ہم اپنے آپ سے ملتے ہیں! صرف اپنے آپ سے! تنہا اپنے آپ سے!! اور کسی سے بھی نہیں!!!

ایسی بلندی ایسی پستی

عقیدہ خاکساری اور غرور دونوں کا باعث ہے۔ اس سے یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ خدا کے اندر میری حیثیت کچھ بھی تو نہیں ہے — لیکن پھر یہ بھی، کہ خدا مجھ میں ہی تو ہے!

زندگی کی آواز پر

زندگی کی آواز پر آواز دینا بالکل وہی چیز ہے کہ تم خود اپنی آواز پر لبیک کہو! سرسبز و شاداب مناظر خدا کی عظمت کے گیت گا سکتے ہیں تو — جسم روح کے نغمے گنگنا سکتا ہے۔

میری آرزو

میری آرزو ہے کہ میں زیادہ مضبوط، زیادہ سادہ، زیادہ خاموش اور زیادہ گرم دل بن سکوں۔

غیر مرئی ہاتھ

اگر معاملات میں انتخاب کا کام تم نے اپنے اوپر چھوڑ رکھا ہے تو فکر کرو کہ تمہاری زندگی کی بنیادیں غائب ہیں!

تم محفوظ ہو

جو ہونا ہے وہ بالآخر ہو کر ہی رہے گا، اور — ان حدود میں تم محفوظ ہو!

درمیانی لمحہ

تجربہ کرنے اور تجربہ ہو جانے کا درمیانی لمحہ، جب تجربہ ہم پر اپنے آخری اسرار کھولتا ہوتا ہے ___ لمحہ، جو دریافت ہوتے کے ساتھ ہی ماضی بن جاتا ہے، اس پر دھبے اور خراشیں پڑ جاتی ہیں اور چمک دمک ماند پڑ جاتی ہے! اور پھر ہم حیرت کرتے ہوتے ہیں کہ وہ کیا تھا، جس میں ہمارے لیے کبھی ایسی کشش تھی!

آخری چھلانگ

دیکھو! پرواز چھوڑ کے اتر نہ پڑنا! آشیانہ کے افسوں میں گرفتار ہونا نہیں ہے، جب تک آخری چھلانگ نہ لگ جائے، جب گہرائی اپنے آپکو واپس لے لے!

اپنی نفسیات سے آگاہی

دوسرے کے طرزِ عمل کو سمجھنے کی کوشش اتنی اہم نہیں جتنی خود اپنے طرزِ عمل کی بنیادوں سے آگاہی حاصل کرنا۔

ہر جھگڑے کا حل ممکن ہے

تم ہر آویزش اور قضیہ کا ایک پائدار حل تلاش کر سکتے ہو، مگر دوسرے کو کسی پہلے سے قائم کیے ہوئے خیال کے تحت نہ دیکھو، اور دوسرے کی مشکلات کو اس طرح سمجھو جیسے وہ تمہارے اوپر گزر رہی ہوں۔

تجربہ کی قیمت

براہ راست تجربہ بڑی قیمتی شے ہے۔

تقدس

ہمارے زمانے میں تقدس و تقویٰ کی شاہراہ قطعی طور سے اس عملی دنیا سے ہو کے گزرتی ہے۔

راستے کی کھوج

راستہ ہم نہیں کھوجتے! راستہ ہمیں تلاش کر لیتا ہے۔

ہمیشگی

چیزوں کی ہمیشگی، !! تمہارے دعووں پر ایک کھلی طنز!!

فطرت کی زندگی

پہاڑی چشمے کے کنارے ایک بار پھر تم اپنی تنہائی سے ہمکنار ہو گئے۔ جو اس سے پہلے بھی موجود تھی، اور اب بھی ہے — اور جو ہمیشہ رہی ہے، اس وقت بھی جب اکثر پر خلوص دوستی نے اس کی عریانیت کو بے نقاب ہونے سے بچائے رکھا ہے! لیکن! چشمہ زندہ ہے!!

ترے انفاس کی لو

سرگرمیوں کے انتہائی عروج کے دوران بھی تمہارے اندر یہ احساس جاگ اٹھتا ہے کہ آدھی حقیقت بھی تم تک نہیں پہنچی! تم جو کسی دوسرے کے انفاس کے قریب نہیں آئے۔ وہی قدیم دیو پری کی کہانی!! جس میں کسی کو نظروں سے غائب یا جانور کی شکل میں صرف کسی محبت کے ذریعے ہی واپس لایا جا سکتا ہے!

لاجواب کر دیا

ایک پاگل بیچ بازار میں کھڑا چیخ چلا رہا تھا۔ ہر کوئی اُسے جواب دینے کو نہیں رُکا! سو اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ اس کے تمام اقوال بالاتفاق غیر متنازعہ تھے!!

بدترین اور بہترین

ناکامی! کیا تم مطمئن ہو کہ تم نے اپنے اندر کے بدترین کو کچل پھینکا ہے؟ کسی بھی معاملہ میں جہاں انسان بیچ میں آتا ہو یہ محض فریب دہی اور دھوکہ بازی ہے، اگر کوئی شخص ہر ہر لمحہ اپنے آپ کو ممکن طور پر بہترین صورت میں پیش کر سکے!

جواب کتنا آسان تھا

سوال تو اسے پتا ہی نہیں کیا تھا۔
سو اس کے لیے یہ بڑا آسان تھا — کہ جواب دے سکے۔

معافی یا قربانی

(غلطی یا جرم کی) معافی سبب اور نتیجہ کے سلسلہ کو بیچ سے توڑ دیتی ہے۔ اور یہ اس طرح پر کہ وہ جو اپنی محبت سے تمہیں معاف کر دیتا ہے، وہ تمہارے اس عمل کے سارے نتائج اپنے اوپر اوڑھ لیتا ہے۔ اس لیے جانو کہ ہر معافی کے ساتھ ایک قربانی وابستہ ہے۔

تجربہ کی ابدیت

یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم کسی بھی تجربہ کو بھول سکیں ، سب سے زیادہ تکلیف دہ تجربہ کو بھی نہیں ....

جانے والے آنے والے

گزرے ہوؤں کے بارے میں سوچتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے میں ایک محفل میں ہوں ۔ اور وقت وہ ہے جب وہ شخص رخصت ہو چکا ہے جس کے اعزاز میں محفل برپا ہوئی تھی ۔

اور جب آنے والوں یا اپنے بعد باقی رہنے والوں کے بارے میں سوچتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں کسی ایسی دعوت کی تیاریوں میں شریک ہوں جس کی مسرتیں میرے حصے میں نہیں آئیں گی ۔

دور اُفق کی اُور

اگلا قدم ڈالنے سے پہلے، زمین کا اندازہ کر لینے کے لیے، نیچے کی طرف کبھی مت دیکھو ۔ صرف وہ صحیح شاہراہ کو پالے گا جس نے اپنی نظریں دور افق پر جما رکھی ہیں ۔

نچھتے نہیں بخشے ہوئے فردوس نظر میں

زندگی صرف فاتح کے آگے جھکتی ہے : ایسی شے کبھی قبول نہ کر جو عطیہ یا عنایت کے طور پر حاصل ہو رہی ہو ۔

پہاڑوں کی پستیاں

پہاڑ کی اونچائی کو اس وقت تک مت ناپو جب تک تم اس کی چوٹی تک نہ پہنچ جاؤ ۔ اور اس وقت تم دیکھو گے کہ پہاڑ کتنا نیچا تھا ۔

(۲)

اپنی کم مائگی کا احساس

ہمیں اپنے آپ کا اس وقت اندازہ ہوتا ہے جب ہماری روح کسی عظیم ذہن سے متصادم ہوتی ہے۔

عقلِ انسانی

عقل انسانی کیا ہے؟ فطرت کی ایک سعیٔ جمیل، جس کے ذریعہ وہ اپنی ذات کا احتساب کرتی ہے۔

احساسِ برتری کی تسکین

احساس برتری کی تسکین اپنا ایک معاشی پہلو بھی رکھتی ہے۔ آپ مجھے کمپاؤنڈر کی جگہ ڈاکٹر کہہ کر پکاریں تو میں بالکل مطمئن ہو جاؤں گا، چاہے آپ میری تنخواہ میں ایک پائی بھی اضافہ نہ کریں!

ہندوستانی مسلمان

بحیثیت ایک سیاسی قوت کے اب غالباً ہندستانی مسلمانوں کی کوئی وقعت نہیں رہی لیکن میرا ایمان ہے کہ ہمارا وجود اس لحاظ سے دنیا کے لیے ناگزیر ہے کہ زمین پر خدائے واحد کی یہ آخری حجت ہے اور اس طرح اقوام عالم میں ہماری حیثیت خالصۃً شاہد عادل کی ہے۔

تجربہ

زندگی کا ہر پہلو دیکھنے سننے اور تجربہ کرنے کے لائق ہے۔

تین انقلابی

فکر انسانی کی تاریخ میں تین بڑے انقلابی آئے گوتم، محمد، اور کانٹ۔

میرا ہندستان

میرے مالک! میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے مجھے ایسے دیس میں پیدا کیا جہاں گلابی سحر، شعلہ زار غروب اور گھنے جنگلوں میں فطرت کی گزری ہوئی راتوں کی افسردگی ایک ابدی نیند میں آرام کر رہی ہے۔

ہائے یہ دلکش غروب (کرم کتابی نہ بن)

تمہاری لائبریری کے سارے حیرتناک کتابی علوم مل کر بھی، وادی کے کنارے ایک دلکش غروب کے برابر قیمت نہیں رکھتے۔

طاقت

طاقت میں پیچ سے زیادہ یزدانیت ہے۔ خدا طاقت ہے۔ تو پھر تم اپنے آسمانی باپ کی طرح کیوں نہیں بنتے!

مصائب

مصائب خدائی تحفہ ہیں جن کے ذریعہ انسان مکمل زندگی کو دیکھ لیتا ہے

پارسائی

گناہ کی ایک تعلیمی قدر وقیمت بھی ہے۔ نیک پارسا لوگ اکثر وبیشتر گدھے ہوتے ہیں

صرف ایک خیال

اگر تمہاری آرزو ہے کہ دنیا کے شور اور ہنگامہ میں تمہاری آواز لوگ سن لیں۔ تو تمہیں اپنی روح میں صرف ایک، تنہا خیال کو جاری وساری کرنا ہوگا۔ ایک اور صرف ایک خیال کو اپنے میں سموئے رہنے والا ہی وہ شخص ہوتا ہے جو سیاسی اور سماجی انقلاب لاتا ہے، جو سلطنتیں قائم کرتا ہے اور جو دنیا کو قانون دیتا ہے (جس پر دنیا چلتی ہے)

وہ ایک لمحہ

میں اپنے دنوں، مہینوں اور برسوں کی قدر وقیمت اس تجربہ سے آنکتا ہوں جو وہ میرے لیے لاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی میں کتنی حیرت میں پڑ جاتا ہوں جب مجھے یہ پتا چلتا ہے کہ کوئی ایک لمحہ ایک پورے سال سے بھی زیادہ قیمتی ہوگیا ہے۔

شعر

فلسفہ سال خوردہ بناتا ہے شعر جواں سال! ماہر نفسیات تیرتا ہے شاعر غوطہ لگاتا ہے!!

انجان

جس طرح ایک پودا جو چشمہ کے کنارے اُگا ہو، اسے اس چشمہ کا شیریں، ہمیں

نغمہ سنائی نہیں دیتا وہ نغمہ جو اسے عدم سے وجود میں لایا ہے ۔۔۔ بس ایسے ہی انسان ہے جو لاتنا ہی کے کسی سرے پر اگ آیا ہے جو اس خدائی تحتی آواز کو نہیں سنتا جو اس کی روح کو زندگی اور توازن بخش رہی ہے ۔

سچی سیاست

سچی سیاسی زندگی حقوق کے مطالبوں سے نہیں شروع ہوتی ۔ یہ شروع ہوتی ہے فرائض کی انجام دہی سے !

شاعر یا فلسفی

فطرت اخیر تک یہ فیصلہ نہیں کر پائی کہ افلاطون کو کیا بنا کر دنیا میں لائے شاعر یا فلسفی ۔ گوئٹے کے سلسلہ میں بھی فطرت کا لجی عالم رہا اور شاید اقبال کے سلسلہ میں بھی !!!

انسان کتنا حقیر ہے

۱۵ مئی ۱۹۱۰ء : کل ۴ بجے کے قریب میں نے ہیلی کا کومیٹ دیکھا ۔ ۷۵ سال میں ایک بار یہ ہمارے آسمانوں پر نمودار ہوتا ہے ۔ اب اسے میرے بچوں کے بچے ہی دیکھ سکیں گے ۔ اب میں اسے کبھی نہیں دیکھ سکوں گا ! کبھی نہیں !!! ایک دم ذہن میں اس تکلیف دہ حقیقت کا خیال آیا کہ میں کتنا حقیر ہوں کتنا معمولی ۔ اور کچھ دیر کے لیے تو میری ساری توانائی سارے حوصلے جیسے شل سے ہو کے رہ گئے ۔

یہ مورخ

تاریخ صرف انسانی محرکات کی تاویلوں کا نام ہے ۔ پھر جبکہ ہم خود اپنے ہمعصروں کے بہت سے محرکات کو غلط فہمی سے غلط طور پر پیش کر سکتے ہیں اور اپنے قریب والوں اور دوستوں کے محرکات کو نہیں سمجھ پاتے تو پھر ان صدیوں پہلے کے لوگوں کے محرکات کو کیا سمجھیں گے ؟ اسی لیے میرے خیال میں ، تاریخ کا سارا ریکارڈ جوں کا توں قبول کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ۔

خدا کا وجود

میرے اکثر احباب مجھ سے پوچھ بیٹھتے ہیں " کیا تم خدا کے وجود میں عقیدہ رکھتے ہو" اور میں سوچنے لگتا ہوں کہ مجھے بھی اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ ان لوگوں کو جواب دیتے

پہلے جو الفاظ یہ استعمال کر رہے ہیں ان کے معانی پوچھ لوں۔ میرے ان دوستوں کو اس بات کی وضاحت کرنی ہوگی "عقیدہ" سے ان کی کیا مراد ہے "وجود" سے وہ کیا مطلب لیتے ہیں اور "خدا" کو کن معنوں میں استعمال کر رہے ہیں۔ خاص کر آخری دو کے بارے میں ضرور پوچھنا چاہوں گا، اگر وہ اپنے سوال کے جواب پر مصر ہیں مجھے اقرار ہے کہ میں ان اصطلاحوں کو نہیں سمجھ پایا ہوں اور جب کبھی میں ان لوگوں سے جرح کرتا ہوں تو پتا چلتا ہے کہ وہ بھی میری طرح ناواقف ہیں!!

بڑی لائبریری کے مالک

اگر تمہارے پاس ایک بڑی لائبریری ہے اور تمہیں اس لائبریری میں موجود ساری کتابوں کے بارے میں علم ہے تو اس سے صرف بظاہر ہوتا ہے کہ تم ایک دولتمند آدمی ہو، یہ ضروری نہیں کہ تم ایک مفکر بھی ہو! تمہاری بڑی لائبریری صرف یہ بتاتی ہے کہ تمہاری جیب اتنی بھاری ہے کہ تم بہت سے دوسرے لوگوں کو اپنے لیے سوچنے کے واسطے اجرت پر بلا سکتے ہو (کہ تم بیٹھو اور آرام کرو اور وہ سوچیں)

کامراں

اپنی حدود (کمزوریاں، خامیاں اور کمیاں) تسلیم کر لو، اپنی صلاحیتوں کا اندازہ لگالو —— اور زندگی میں کامیابی تمہاری منتظر ہے۔

عزم

یہ عزم ہے نہ کہ ذہانت —— جو زندگی میں کامیاب ہوتا ہے۔

زندگی —— اظہار

زندگی، مصوری اور شاعری کی طرح، یکسر اظہار سے عبارت ہے۔ محض فکر جس کے ساتھ عمل نہ ہو موت (کی راہ) ہے۔

(۳)

یہ بدلتا ہوا زمانہ

● ہم بدل گئے، زمانہ بدل گیا، دنیا بدل گئی، رنج و راحت، عزت و ذلت کا تصور بدل گیا۔ زندگی کی جدوجہد وہی ہے لیکن جدوجہد کا لطف باقی نہیں رہا۔ تصورات میں رنگینی باقی رہی نہ حرارت۔ عزائم میں نہ استواری ہے نہ برکت۔ مانا کہ موجودہ عہد کے مسائل اور مطالبات کچھ اور ہی ہیں، فرائض اور ذمہ داریاں بھی بدلی ہوئی ہیں لیکن کوئی یہ بتائے، یہ کیسے فرائض ہیں جن سے دماغ میں روشنی، دلوں ڈولے ہاتھوں میں قوت نہیں پیدا ہوتی ـــــ اور زندگی کی حرارت مفقود ہو چکی ہے۔

●● مگر کا وہ دور کتنا مسعود اور کتنا عجیب تھا جب اچھے اور بڑے کاموں کے لیے جیتے رہنے اور جان دینے دونوں کی یکساں خوشی ہوتی تھی۔

اچھا مسلمان

اچھے مسلمان اور اچھے انسان کو میں نے ہمیشہ ایک دوسرے سے اتنا قریب پایا کہ کم سے کم میرے لیے ان میں امتیاز کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

شخصیت

● آخر کار منصب نہیں بلکہ شخصیت فیصلہ کن ثابت ہوتی ہے۔

●● شخصیت عطیہ الٰہی ہے جو ریاضت اور انتظار سے جلا پاتی ہے۔

●●● شخصیت کا کارنامہ یہ ہے کہ وہ معمولی کو غیر معمولی بنا دے۔

تقدیر ساز

اولاد کی تقدیر بنانے میں والدین کو بڑا دخل ہوتا ہے گو والدین کی تقدیر بگاڑنے میں اولاد کا دخل بھی کچھ کم نہیں ہوتا۔

آفریدۂ عہد

وہ آفرینندۂ عہد تھے اس لیے ان کی کشمکش ایسے لوگوں سے ہوتی جو زائیدۂ عہد ہوتے۔

سہارا

جو شخص ہار جیت میں اپنا سہارا خود ہو اس کو کسی اور سہارے کی ضرورت

نہیں پڑتی۔

نیابت صدر اور پھر صدارت

حکومت کیسی ہی ہو، آزادی اور نڈرپن سے قوم کی خدمت کا کام حکومت سے باہر ہی رہ کر زیادہ موثر طور پر انجام دیا جاسکتا ہے۔

دھوپ کا پھول

بعض پھول ایسے ہوتے ہیں جو سایہ سے زیادہ دھوپ میں اپنی پوری بہار دکھلاتے ہیں۔

علم اور نااہل عالم

● علم نہایت ہی خطرناک چیز ہے۔ کم ذی علم ایسے پائے گئے ہیں جنھوں نے علم سے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے ساتھ ہی نقصان نہ پہنچایا ہو۔

●● علم، مذہب اور آزادی باوجود بہترین نعمت ہونے کے نااہل سوسائٹی میں بڑے خطرناک ہیں۔

●●● اکثر ایسے عالم دیکھے گئے ہیں جو صرف علم کا بیوپار کرنا جانتے ہیں علم کا مفہوم میرے نزدیک جاننا پہچاننا ہی نہیں، جاننے پہچاننے کی ذمہ داری بھی ہے۔

موت کی ضرورت

اس دنیا میں موت بھی کتنی سستی، یقینی، ہر جگہ، ہر وقت آسانی سے مل جانے والی چیز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوا، پانی، آگ اور مٹی کی طرح یہ بھی ہر جاندار کیلئے کتنی ضروری ہے!

موت کی شکست

اگر انسان موت کو تسخیر نہیں کرسکا ہے تو موت بھی انسان کے ان کارناموں کو نابود یا بے نور نہیں کرسکی ہے جو موت سے زیادہ عجیب و عظیم مانے گئے ہیں۔ وہ انسان کو تسخیر بھی کس طرح کرسکتی ہے جب انسان سوا ازلی و ابدی ہونے کے ان صفات سے بھی کسی نہ کسی درجہ میں متصف ہے جو خدا کے ہیں ـــــ اور کیا معلوم بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ انسان خدا ہیں ازلی اور ابدی بھی ہے۔

موت مامور و مجبور ہے وہ کتنا ہی چاہے اپنے کو بدل نہیں سکتی۔ انسان کو

یہ شرف حاصل ہے کہ وہ توفیق الٰہی اور استعداد انسانی کے مطابق اپنے کو بہتر و برتر بنا سکتا ہے ۔ لا متناہی حد تک بہتر و برتر۔ موت کی یہ شکست مسلم ہے ۔ انسان موت کے ہاتھ میں کھلونا نہیں ہے ۔ ہم میں ایسے اکابر گزرے ہیں، آج بھی ہیں اور آئندہ بھی آتے رہیں گے جن کے ہاتھ میں موت کی حیثیت کھلونے کی رہی ہے انسان اپنی شکست میں زندہ رہتا ہے !

کوئی نہ کوئی کمی

زندگی میں طرح طرح کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے اکثر محسوس ہوا کہ مخاطب میں کہیں نہ کہیں کوئی خامی ہے ۔ کوئی بڑا مخلص ملا تو اتنا ہی ثقہ اور روکھا پھیکا ۔ کوئی ہنسنے ہنسانے والا ہوا تو یہ محسوس ہوا کہ اس میں گنوار پن بھی ہے ۔ کوئی عالم فاضل ہوا تو اس میں نخوت، تنگ نظری اور کم ظرفی بھی کسی نہ کسی حد تک پائی گئی ۔ اللہ والے ملے تو انھیں دنیا کے کام کا نہ پایا۔ کسی منکر یزداں کو ایسا نہ پایا جو کچھ اور نہیں رسول کی شرافت اور عظمت کا تو قائل ہوتا ...

مشن کی دریافت

ہر شخص کسی نہ کسی وظیفہ، عبادت یا مشن کے لیے خلق کیا گیا ہے جس کے مطابق اس میں استعداد ودیعت کی گئی ہے ۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنا مشن یا اپنی عبادت دریافت کرے اور اسے پورا کرے ۔ اسی عبادت میں اس کی نجات مضمر ہے !

شرافت، خوش دلی اور بہادری سے رہنا سب کا جواب ہے

مذہبی آدمی کو بالعموم اچھا انسان نہ پایا ۔ مذہبی آدمی اکثر عقائد کی خانہ پری کر کے اعمال کی طرف سے بے فکر ہو جاتے ہیں ۔ وہ یہ بات نہیں سمجھنا چاہتے کہ خدا نے اپنی نجات انسانوں کے سپرد نہیں کی ہے بلکہ انسانوں کی نجات انسانوں کے سپرد کی ہے خدا نے عقائد و عبادات کو خدمت خلق کے رستے سے نازل کیا ہے اور اسی معیار سے وہ ان کو پرکھے گا ۔ عقائد اور اعمال کو یہ لوگ علیحدہ علیحدہ خانوں میں بانٹ دیتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کا فرمان اور منشا علیحدہ علیحدہ خانوں میں نہیں بٹا ہے ۔ دنیا کیا چیز ہے، زندگی کا کیا مقصد ہے، انسان کیوں پیدا کیا گیا، مرنے کے بعد کیا ہوگا ۔ ان باتوں نے مجھ میں کبھی تجسس پیدا کیا نہ تشویش ۔ شرافت، خوشدلی اور بہادری سے رہنا

ان سب کا جواب ہے! انسان انسان ہی نہیں خدا بھی ہے۔ اس کو دوسروں پر نہیں اپنے اوپر خدائی کے لیے خدا نے بھیجا ہے اس لیے انسان مجبور نہیں مختار ہے مختار اس کو نہیں کہتے کہ جو چاہے کر ڈالے۔ مختار وہ ہے جو اپنی اچھی استعداد کو پورے طور پر اور آخر تک بروئے کار لاسکے خواہ وہ استعداد معمولی ہو یا غیر معمولی۔ اس کے بعد ہر انجام انعام بن جاتا ہے خواہ وہ المناک ہی کیوں نہ ہو!

تن آسانی

مجھے اچھا کھانے، اچھا پہننے اور تن آسانی کی زندگی پسند نہیں۔ یہ باتیں دراصل عورتوں اور بچوں کو زیب دیتی ہیں۔ مجھے اپنے اوپر وقت، دولت، راحت اور اس قبیل کی دوسری چیزیں صرف کرنا شاق ہوتا ہے۔

کام کا نشہ

کام کرنا وہ نشہ ہے جس میں نہایت آسانی سے ہر طرح کے مصائب غرق کیے جاسکتے ہیں۔

اچھی گفتگو

اچھی گفتگو پروگرام کے ماتحت نہیں ہوا کرتی۔

ایک تمنّا

مجھے زندگی میں ایک چیز کی بڑی تمنا رہی۔ میرے اطمینان کے مطابق پوری نہ ہوئی یعنی یا تو میرے پاس اتنی دولت ہوتی کہ میں حاجتمند کی اپنے حوصلہ یا اطمینان کے مطابق مدد کرسکتا یا میرا ایسا کوئی دولتمند دوست ہوتا کہ جب کبھی اس قسم ضرورت پیش آتی تو وہ میری خاطر سے پورا کردیتا۔

مقتدی اور امام

ہندوستانی مسلمانوں میں مقتدی سے زیادہ امام پیدا ہونے لگے ہیں۔ وہ نماز کے اتنے قائل نہیں رہے جتنے جانماز کے! وہ بیماری کو علاج صبر و پرہیز سے دور کرنے کے بجائے اس کو پروپیگنڈا بنانا زیادہ مفید سمجھنے لگے ہیں۔

درباداری

مجھے دربارداری سے سخت نفرت ہے۔ دربارداری کے وہ لوگ محتاج ہوتے ہیں

جو خود اپنی نظروں سے حقیر ہوتے ہیں اور اس ذہنی عذاب سے بچنے کے لیے دوسروں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں، اپنا نفس لعنت بھیجتا ہے تو کرایہ کے قصیدہ خواں اپنے گرد جمع کر لیتے ہیں۔

لگن

جب تک آپ کے دل میں کسی بڑے عقیدہ، ارادہ، مقصد یا شخصیت کا احترام اور اس سے بے لوث شغف نہ ہو گا آپ اپنے لیے کسی مصرف کے رہیں گے نہ کسی دوسرے کے لیے۔

نامۂ اعمال

آدمی فرشتوں ہی کے لکھے پر نہیں پکڑا جاتا، اپنے لکھے پر اور زیادہ پکڑا جاتا ہے۔ اور کیا معلوم فرشتوں کا نام کس مصلحت سے لیا جاتا ہے، ورنہ دراصل ہمارا نامۂ اعمال ہمارے سوا کوئی دوسرا لکھ ہی نہیں سکتا چہ جائیکہ وہ صرف فرشتہ ہو!

مذہب

مذہب کو روزی کمانے، جہالت پھیلانے، اور فتنہ اٹھانے کا وسیلہ بنانے کے بجائے فہم و بصیرت حوصلہ مندی اور انسانیت دوستی کا محرک اور ترجمان بنانے پر زور دینا...

تباہی اور تلافی

ہر تباہی اپنی تلافی بھی ساتھ لاتی ہے۔ اتنی بڑی تباہی اتنا ہی بڑا شخص پیدا کر سکتی تھی۔

مطلق العنان آزادی

محکومی میں غلامی کو بد نصیبی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ لیکن آزادی میں مطلق العنانی تو لعنت محض ہے۔

شرمائیے مت

فنون لطیفہ اور اس کے عوارض و عواقب کو اگر اسلامی شریعت نے زندگی میں وہ اہمیت یا وقعت نہیں دی ہے جو آج کی دنیا دے رہی ہے تو شرمانے کی ضرورت ہے نہ معذرت خواہ ہونے کی۔ مسلمان جن فرائض مہمہ اور عزائم حسنہ کے

تقاضوں میں جکڑا ہوا ہے وہاں ؏ فرصت کاروبار شوق کسے۔ یا ؏ شورسودائے خط و خال کہاں!

زیادہ سونا

زیادہ سونا اور زیادہ کھانا نحوست اور بد توفیقی ہے۔ یہ حرکتیں صرف مریضوں کے لیے روا رکھی جاسکتی ہیں۔ دنیا اور اس کے کاروبار اتنے دلکش ہیں اور ہر آن انسان کو بہتر اور بد تر بنانے میں اس درجہ معاون ہوتے ہیں کہ سونے میں ان کو کھونا گوارا نہیں کر سکتا۔ سونا محض سونے کی خاطر میرے نزدیک فعل عبث ہے۔ دنیا کو دیکھنے اور برتنے میں جو لطف اور ذمہ داری ہے اس کو آدمی سمجھ لے تو میرا خیال ہے وہ بغیر اشد ضرورت کے کبھی سونے پر آمادہ نہ ہو۔

خدا کا مقصد

خدا کا مقصد نہ جنت دوزخ ہے، نہ ہم تم۔ وہ خود مقصد ہے!

بچہ کی عاقبت

بچہ اپنی عاقبت شاید ہی ساتھ لاتا ہو۔ اکثر و بیشتر اس کے والدین اپنی عاقبت بچے کے سر منڈھ دیتے ہیں۔

مقاصد جلیلہ کی زندگی

انسان کی زندگی اس کے مقاصد کی زندگی سے کم ہوتی ہے۔ وہ کتنی طویل عمر کیوں نہ پائے بالآخر مرے گا۔ بڑے مقاصد کی بھی زندگی ہوتی ہے لیکن ہوتی ہے ہماری آپ کی زندگی سے علیٰحدہ، جس پر کبھی موت نہیں طاری ہوتی۔

وطن دوستی

انسان دوستی بغیر وطن دوستی ایک واہمہ، اور وطن دوستی بغیر انسان دوستی ایک مغالطہ ہے۔

چاند کو چھونے کا قصہ بھول بھی جانے کی بات

کوئی مہم آج تک فرزانوں سے سرزد نہیں ہوئی اس کے لیے دیوانوں ہی کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

بدیسی کوئی زبان بدیسی نہیں اگر وہ دیس کے کاموں کے لیے مفید و کارآمد ہو۔

تہذیب و شرافت

اب محسوس کرتا ہوں تہذیب و شرافت بھی دنیا میں کتنی بڑی نعمت، اس لیے ذمہ داری ہے

مذہب کی عملی شکل

اخلاق مذہب کی عملی شکل ہے۔ مذہب سے علیحدہ ہو کر اخلاق پر زور دینا ان لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے جن کی نیت بالعموم بخیر نہیں ہوتی۔

مدت حیات

مدت حیات کا حساب کتاب سال اور ماہ گزرنے سے نہیں کرتے، عزیزوں کی مفارقت سے بھی کرتے ہیں ۔۔۔ عمر چاہے جہاں تک پہنچے عمر پانے کو زندہ رہنا نہیں کہتے زندگی اپنی زندگی سے اتنی عبارت نہیں ہوتی جتنی عزیزوں کی زندگی اور خوشی سے ہوتی ہے

ناگزیر

وہ اتنے اچھے تھے، اتنے ارزاں اور اتنے ناگزیر!

دنیا اور عقبیٰ

اکثر یہ بات ذہن میں آئی ہے کہ مذہب بالخصوص اسلام جیسے مذہب کی پیروی کے لیے جس احساس ذمہ داری اور احترام انسانیت کی ضرورت ہے وہ ایسے لوگ کیسے پورا کر سکتے ہیں جو زندگی میں نہایت درجہ معمولی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنے اور نباہنے کی توفیق نہیں رکھتے۔ دنیا و عقبیٰ، زمان و مکان زندگی ہی کے دو رخ ہیں اور انسان کے نتائج اعمال ہی کا نام عقبیٰ ہے .... جو شخص دنیاوی ذمہ داریوں سے خوش اسلوبی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا وہ عقبیٰ میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

مذہبی سیاست

ادھر کچھ عرصے سے ہمارے طبقہ میں جس نا اہل کو نفع یا نمود کی کہیں گنجائش نہیں نکلتی وہ اس مقصد کے لیے مذہب کو آلہ بنا کر ملک و ملت کا محسن بن جاتا ہے۔

موت

زندگی کا یہی دستور چلا آرہا ہے اور رہتی دنیا تک اس میں کوئی فرق نہ آئے گا۔

دنیا کا کاروبار اور آپس کا نفع نقصان اتنا پیچیدہ اور پھیلا ہوا ہے اور پیٹ پالنے، جان بچانے، عزت پلانے، لذت اٹھانے، نام اچھالنے اور روزمرہ کے معمولات ادا کرنے کا جذبہ اتنا قوی اور عالمگیر ہے اور ان کی ہمہ وقت اتنی دیکھ بھال رکھنی پڑتی ہے یا وہ ہمہ وقت ہماری اتنی دیکھ بھال رکھتے ہیں کہ ہم کسی حادثے کو اپنے اوپر زیادہ دیر تک مسلط نہیں رکھنا چاہتے اور رکھ بھی نہیں سکتے۔ دنیا کا سب سے عجیب پہلو یہی ہے کہ وہ موت کو زندگی کا سب سے بڑا حادثہ ثابت نہیں ہونے دیتی بلکہ زندگی کا سب سے بڑا انعام بناتی ہے، ایسا انعام جو ہر محرومی کی تلافی کرتا رہتا ہے ایسا انعام جو بے بود اور نیر متعین ہونے کے باوجود بڑے سے بڑے عالم اور عامی کے دلوں کو مسخر کیے ہوئے ہے زندگی کی ہما ہمی اتنی مہلت ہی نہیں دیتی کہ کوئی شخص موت کے عمل دخل پر زیادہ دیر تک غور کر سکے!

● آپ اس کا غم کیوں کریں کہ آپ جتنا کچھ کر سکتے تھے وہ نہ کر سکے۔ غم اسے ہو جسنے ایسا ہونے نہ دیا۔ جب تک ارادہ اور عمل آپ کے بس میں رہا آپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کی بلکہ فرض سے زیادہ کر دکھانے کے آرزومند رہے، جب آپکو یا مجھے کارآمد و کارآفریں رکھنے کے بجائے معطل و معزول کر دیا گیا تو ہمارا کیا قصور رہا اور جب ہمارا قصور نہیں تو انجام کچھ ہی ہو زندگی کی مہم میں فتح ہماری رہی!

مجھے تو اس مسلمان جنرل کی ادا پسند آئی جس نے یہ عہد کیا تھا کہ جہاں تک خشکی ملیگی وہ خدا کے نام پر فتح کرتا چلا جائے گا۔ فتح کرتے کرتے خشکی کا حصہ ختم ہو گیا تو اس نے گھوڑے کو پانی میں ڈال دیا اور کہا: بارخدایا! خشکی ختم ہو گئی، میرا عہد بھی ختم ہونا ہے۔۔۔۔ اللہ کے ساتھ اس کے سپاہیوں کا بھی یہی معاہدہ ہوتا ہے!

● وہ اپنے الطاف واکرام کا پورا اندوختہ کامل اعتماد اور افتخار کے ساتھ پہلے ہی بار ہر اس شخص پر لگا دیتے تھے جس کو اس کی ضرورت ہوتی!

●● دولت اور فراغت سے اشخاص بدلتے نہیں بے نقاب ہوتے ہیں!

●●● زندگی اپنا چولا افراد میں بدلتی ہے جماعت میں نہیں!

●●●● انھوں نے اپنے نفس کا اعتماد کچھ اس طرح حاصل کر لیا تھا کہ وہ اس کی آسودگی کے لیے کچھ کریں یا نہ کریں وہ ان سے راضی اور خوش رہتا۔ آخر آخر میں تو کچھ ایسا محسوس ہونے لگا جیسے ان کے نفس نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہو۔

۳

دنیا کے الہامی ادب یا قریب بہ الہامی میں ایسے جواہر پارے جا بجا مل جائیں گے جہاں یکا یک فکر کا شعلہ سا لپک جاتا ہے۔ دھمپد اس کی سب سے اچھی مثال ہے۔

صوفیا کے یہاں بھی اپنے رنگ میں ڈوبے، ایسے بیش بہا خزانوں کی کمی نہیں اور ان میں اپنے دنیا دار صوفی شاعر اور نثر نگار شیراز کے سعدیؒ نے تو ایسی ایسی باتیں کہی ہیں کہ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست۔ ایران سے چھپے ہوئے ان کے کلیات کا مطالعہ انہیں گلستاں بوستاں کے سعدی سے کہیں آگے لے جاتا ہے اور وہ ہمارے ان دانشمندوں کی صف میں جا کھڑے ہوتے ہیں جن کی عظمت کے آگے آج بھی سر جھک جاتے ہیں — اور جن پر فخر کرنے میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔

جی چاہتا تھا کہ اس موجودہ سلسلہ میں یہ مندرجہ بالا چیزیں بھی منتخب صورت میں پیش کروں لیکن ایک عرصے سے وہ دلچسپی کھو بیٹھا ہوں جو ادھوری چیزوں کو تکمیل بخشتی ہے اور اب میں نے یہ انتظار کرنا چھوڑ دیا ہے کہ مناسب وقت آئے تو جبھی کاموں کو تکمیلی شکل دے کر سامنے لاؤں۔

عہد جدید کے ماضی قریب میں آسکر وائلڈ، خلیل جبران اور نیٹشے کے یہاں یہ فکر کے کوندے اس خوبصورتی سے چمکتے ہیں کہ ذہن خیرہ ہو جاتے اور کچھ دیر کے لیے ہی سہی، فکر کی رفتار کو روک کے اپنے ارد گرد سمیٹ لے آتے ہیں۔ اردو والے ان تینوں سے واقف ہیں لیکن محض واقفیت، یا ان کے وجود کا علم، ان کے ساتھ انصاف نہیں کراتا۔ یہ تو حرز جاں بنانے کی چیز ہیں۔

قدما میں عربی اور سنسکرت میں معرّی اور بھرتری ہری اور لاطینی میں سینیکا بھی اسی ذیل میں آتے ہیں۔ یہ تینوں بھی جزوی حد تک اردو میں آچکے ہیں۔

ہیم شیلڈ کے مزید لطف کے لیے میں نے مناسب جانا کہ سینیکا اور جبران، اور اقبال کے فکر کو روشن تر کرنے کے لیے نیٹشے، معرّی، اور بھرتری ہری، کے بعض منتخبات کو یہاں نقل کر دوں۔

لیکن اس ذیل میں ایک خاصے کی چیز اور مل گئی، مالک رام صاحب کو ہیمرشیلڈ کے بعض حصے سنا رہا تھا، انھوں نے کہا تاؤ مت کے لاؤ تز کو تو پڑھا ہو گا تم نے، اس کے یہاں بھی کچھ ایسی ہی چیزیں ہیں اور متضاد و متخالف انداز کا تو وہ بادشاہ ہے۔ میں نے اس وقت تک اسے مطلق نہیں پڑھا تھا۔ مگر کیا غضب کی چیز نکلا یہ لاؤ بھی۔ اردو والے اس سے آشنا نہیں، اس لیے مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوا کہ اس لطف کو اپنے تک محدود رکھوں۔

لاؤ چین کا ایک مقدس نام ہے۔ یہ کنفیوشس سے دس سال بڑا تھا اور ۵۷۱ قبل مسیح میں پیدا ہوا تھا چین کے دارالسلطنت میں امپیریل آرکائوز کا لائبریرین یا کیپر تھا۔ چالیس پینتالیس سال کی عمر میں ملازمت چھوڑ کے دنیا کو تیاگ دیا اور لوگوں کی نظروں سے بہت دور چلا گیا اور پھر ــــــ تاؤ کی کتاب ٹیں کی!

سو یہ دو چار چیزیں، اصل پیشکش ہیمرشیلڈ، اقبال اور رشید صاحب کے ضمیمے کے طور سے ساتھ میں حاضر ہیں:

جبران (۴)

- ایک جیسے دو آدمی مل جائیں تو وہ سارے عالم میں نہیں سما سکتے!
- لوگ فطرتاً اس شخص کے غلام ہیں جو کسی کے آگے نہ جھکے!
- تاریخ اپنے آپ کو ان لوگوں کے سامنے دوہراتی ہے جو تاریخ سے نابلد ہوں۔
- تمہارے منہ میں تو نوالہ ہے، اب گا کیسے سکو گے مغنی۔
- بڑا شاعر صرف ایک قصیدہ لکھتا ہے جس کا وزن بھی مکمل ہوتا ہے اور قافیہ بھی بے جھول۔
- مگر میں کہتا ہوں پیڑ پہ ایک چڑیا بھی اچھی اور ہاتھ میں ہوں تو دس بھی ہیچ!
- جہاں سے چاہو زمین کھود لو، خزانہ تمہیں ضرور مل جائے گا، شرط یہ ہے کہ اس یقین کے کے ساتھ زمین کھودو کہ تمہیں کامیابی ضرور ہوگی۔
- ہم صرف اس لیے بولتے ہیں کہ اپنے آپ سے خطاب کر سکیں! لیکن بسا اوقات آواز ضرورت سے زیادہ بلند ہو جاتی ہے، اور دوسرے ہمیں سن لیتے ہیں۔
- ہر چیز ایک مقصد کی خاطر جیتی ہے، جب وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے تو وہ مر جاتی ہے۔

(۵)

بھرتری ہری

● مدت مدید کے عیش و عشرت کے جمع کیے ہوئے سامان انجام کار ضرور چھوٹیں گے، ان کی علیحدگی میں شک کیا رہا ہے۔ پھر انسان خود بخود کیوں نہ چھوڑ دے کیونکہ جب وہ اپنے وقت پر چھوٹیں گے تو دل کے لیے بڑی تکلیف کا باعث ہوں گے اور اگر انسان خود اپنی خوشی سے انھیں چھوڑ دے گا تو بہت راحت حاصل کرے گا۔

● کریے کے درخت میں اگر پتے نہ لگیں تو اس میں موسم بہار کا کیا قصور! الّو کو اگر دن میں دکھائی نہ دے تو سورج کی کیا تقصیر! اور بارش کے قطرے اگر پپیہے کے منھ میں نہ پڑیں تو اس میں بادل کی کیا خطا!

● پانی کا قطرہ جلتے لوہے پر پڑے تو اس کا نشان تک نہیں رہتا۔ وہی قطرہ کنول کے پتے پر موتی کی مانند زیب دیتا ہے ـــــ اور وہی قطرہ سمندر کی کسی سیپ میں پہنچ کر موتی بن جاتا ہے۔ ادنیٰ، اوسط اور اعلیٰ اوصاف ادنیٰ اوسط اور اعلیٰ سنگت سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۶)

ابوالعلا معرّی

اگر عاجزی، بے بسی اور حماقت کا نام تقویٰ ہے تو ذلّت پر قانع گدھے اوّل درجے کے متّقی ہیں۔

(۷)

نطشے

مجھے محبت ہے اس شخص سے جو اپنی روح کا ایک شمّہ بھی اپنے لیے نہیں اٹھا رکھتا بلکہ سرتاپا اپنے اوصاف کا ماحصل ہو کے رہ جاتا ہے۔

(۸)

سینیکا

• بے فکری اور اطمینان حاصل کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہے کہ رات کو سوتے کے وقت اس کی فکر ہی نہ کی جائے کہ صبح کیا ہوگا۔ بے فکری سے جس نے ایک دن گذار دیا وہ دوسرا دن بھی اسی طرح سے کاٹ دے گا۔

• کوئی شے چاہے جس قدر ہو، ہم کو کافی ہوگی بشرطیکہ ضرورت کا رفع کرنا اس سے مراد ہے۔ میرے نزدیک کسی شے کی خواہش نہ کرنا ایسا ہی ہے گویا وہ شے تمہارے پاس موجود ہے کیونکہ کسی شے کے نہ ہونے اور کسی کی خواہش نہ کرنے کا نتیجہ ایک ہی تو ہے، یعنی یہ کہ تم کو تکلیف نہ ہوگی۔

• اس نے اپنے تئیں ایسا کر لیا تھا کہ کوئی تلف ہونے والی چیز اپنے پاس ہی نہ رکھی۔ زندگی کی وہی حالت قابلِ تعریف کہ جس میں انسان محفوظ اور مطمئن رہ سکے۔

• مرجانے والے دوست کی نسبت مرا ہوا خیال کرنے کے عوض ہم یہ کیوں نہ سمجھیں کہ ہم سے پہلے وہ منزلِ مقصود پہ پہنچ گیا۔

• معلوم نہیں طولِ عمری ہم کیوں پسند ہے۔ کیا اس لیے کہ یہ دُنیا وی مسرتیں ہمکو اچھی معلوم ہوتی ہیں، نہیں، اس لیے تو نہیں! ان مسرتوں سے تو ہم اکثر اور بار بار لطف اٹھا چکے ہیں۔ تجربے نے دکھا دیا ہے کہ ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں جو جدید لذیذ کے مصداق ہو۔ تو پھر کیا موت کے وقت دولت، اولاد اور احباب وغیرہ چھوٹنے کا ہم کو رنج ہوتا ہے؟ اگر یہ سبب ہے تو شاید مرنے والے کی یہ خواہش ہے کہ اس کے مرنے سے پہلے اس کی دولت، اس کے احباب، اور اس کی اولاد سب کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کے سوا اور تو کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا — اور اگر ان سب کو ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی جائے تب اور بھی ناگوار ہے، پیٹھ پر بوجھ رکھ کے دریا میں تیرنا کتنا مشکل کام ہے، موت کی طرف سے ہم جتنے بے خبر رہیں گے اتنا ہی اس سے خوف معلوم ہوگا۔ آرام کا مقام موت کے بعد ہی میسر آئے گا۔ اور ایسے مقام پر جانے سے ڈرنا حماقت ہے۔

• علم اور پیسہ دونوں میں، دولت مند ہونے کے ہیں تم کو دو گُر بتائے دیتا

ہوں، ان پر عمل کرنے سے کبھی مفلس ہی نہ ہوگے۔ ایک تو یہ کہ ضرورت کی چیزیں تمہارے پاس ہوں؛ دوسرے یہ کہ اس قدر ہوں کہ تمہاری ضرورت کے لیے کافی ہوں۔

● غصّہ کا سب سے اچھا علاج تو یہ ہے کہ اُس وقت کوئی کام کرنے میں جلدی نہ کی جائے۔ پھر غصہ دلانے والے شخص کی حالت پر بھی غور کرنا چاہیے۔ اگر وہ بچّہ ہے تو اس کی شکایت ہی کیا؛ اگر......

● اگر ہم کسی کا قصور معاف کرنا نہیں چاہتے تو نہ سہی مگر یہ تو سوچیے کہ اگر ہمارے ساتھ وہ لوگ ایسا ہی کریں تو پھر کیا ہو؟

● دنیا میں وقت کے سوا کسی شے کو ہم اپنا نہیں کہہ سکتے، مگر باوجود اس کے اگر کوئی چاہے تو اس کو ضایع کرا سکتا ہے۔

● تھوڑا سا قرض لینے پر بھی عندالمطلب رقعہ لکھنے اور اس کے متعلق ہر قسم کے رسومات ادا کرنے کی احتیاط کرنا پڑتی ہے۔ مگر شاید وہ شخص جو میرے وقت کے بڑے حصّہ پر تصرف بے جا کرتا ہے سمجھتا ہے کہ وہ میرا ذرا سا بھی نقصان نہیں کرتا،

جس کے پاس سرمایہ کافی ہو وہ غریب نہیں کہا جاسکتا، خدا سے دعا ہے کہ کسی کا سرمایۂ وقت ضایع نہ ہو۔ جس کو دنیا میں رہنا اور دنیاداروں میں زندگی بسر کرنا ہے اسے چاہیے کہ کسی پرانے کاشتکار کے قدم بہ قدم چلے جو پہلے ہی خرمن سے عمدہ مال علیحدہ کرکے اپنے صرف کے لیے جمع کر رکھتا ہے اور اس وقت کا انتظار نہیں کرتا کہ قرضخواہ آکر عمدہ مال لے جائے اور خراب اس کے حصّے میں پڑے۔

● میری والدہ کے ہاں ایک خادمہ تھی جو یکایک اندھی ہوگئی۔ مگر اندھے ہونے کا یقین اسے کوئی نہیں دلاسکتا تھا۔ وہ یہی کہا کرتی تھی کہ مکان ہی یکایک تاریک ہوگیا ہے، اور وہاں سے نکل بھاگنے کی کوشش کیا کرتی تھی۔ ہم اسے بے وقوف سمجھ کر ہنسا کرتے تھے...... احباب! چاہے تمام دنیا یقین دلائے ہم نہیں مانتے کہ ہم حریص اور لالچی ہیں۔ بلکہ یہ کہہ کے ٹال دیتے ہیں کہ جناب دُنیا اسی کا نام ہے!!

۹

لاؤتز

● اچھے لوگ زیادہ بحث نہیں کرتے؛ جو لوگ زیادہ بحث کرتے ہیں وہ اچھے بھی نہیں ہوتے!

● جب زمین کے لوگ حسن کو بطور حسن محض جاننے لگیں گے تو بدصورتی کی شناخت ہونے لگے گی۔ جب دنیا والے نیکی کو نیکی کے طور سے پہچاننے لگیں گے تو بدی کی شناخت مشکل نہیں رہے گی۔

● سچے الفاظ کانوں کو بھلے نہیں لگتے؛ خوش آہنگ لفظوں میں سچائی نہیں ہوتی۔

● نادر اشیاء کو بیش قیمت نہ ٹھہراؤ کہ لوگ اُسے چرانے کے درپے ہوں، بلکہ نظروں سے ان چیزوں کو بچاؤ جو لالچ پیدا کرتی ہیں، جن سے لوگوں کے دلوں میں کھلبلی مچتی ہے۔

● کائنات ابدی ہے۔ اس کی ہمیشگی کا سبب یہ ہے کہ وہ خود اپنے لیے زندہ نہیں ہے۔ اور اسی لیے وہ ایک طویل عرصے تک چل سکتی ہے۔

● انسانوں میں بہترین، پانی کی مانند ہے، پانی سب کو فائدہ پہنچاتا ہے، اور کسی سے مقابلہ نہیں کرتا۔ سب سے زیادہ نچلی جگہوں پر بہتا ہے جنہیں لوگ حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ اور یہیں یہ عظمت، خداوندی کو چھو لیتا ہے۔

● کمان کو اس کی انتہائی حد تک کھینچو تو پھر تمہارا جی چاہے گا کہ ایک ذرا پہلے رک جاتے۔ تلوار کی دھار کو آنچ دکھاؤ اور انتہائی تیز کر لو تو پھر یہ دھار زیادہ دیر نہیں چلے گی۔

● جب سونا اور موتی تمہارے مکان کی زینت بنیں گے تو تم انھیں محفوظ نہیں رکھ سکو گے۔

● جب تمہارا کام انجام پا چکے تو از خود رٹائر ہو جاؤ۔ یہی خدائی راستہ ہے!

● کسی کی کوشش سے گدلا پانی صاف ستھرے پانی کی جگہ تو نہیں لے سکتا ہے نا! لیکن اگر اُسے سکون سے رہنے دیا جائے تو وہ خود بخود ہی صاف ہو جائے گا۔ نفرت و عناد کس کے ختم کیے ختم ہو سکتے ہیں؟ لیکن وقت کے دھارے کو بہنے دو اور

تم دیکھو گے یہ تنفر خود بخود ڈھلتا جائے گا!

- کم سے کم گویائی اختیار کرو! وہ چیزیں اور معاملات خود ہی راہِ راست پر آتے چلے جائیں گے۔
- ہر شے کو اپنا قدرتی راستہ چلنے دو اس میں مداخلت مت کرو۔
- جو جانتے ہیں وہ بولتے نہیں ہیں —— اور جو بولتے ہیں وہ جانتے نہیں ہیں۔
- انسان پیدا ہوتے وقت کیسا کومل اور نازک ہوتا ہے، اور جب وہ مرتا ہے تو کتنا سخت اور کڑا ہو جاتا ہے۔ پودے اور درخت جب زمین سے ابھرتے ہیں تو کیسے نرم نرم ہوتے ہیں۔ اور جب انھیں کاٹ دیا جاتا ہے تو کیسے سخت اور خشک ہو جاتے ہیں دیکھو نا، جو درخت مضبوط اور کڑے ہوتے ہیں انھیں کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھو کہ پانی سے زیادہ دنیا میں حقیر کمزور اور نرم و کومل کیا شے ہے۔ لیکن سخت اور مضبوط تنومند چیزوں پر حملہ کرنے میں کون اس کا مدِ مقابل ہے، کوئی اس کی جگہ لے سکتا ہے؟ کمزور یہاں قوت پر غالب ہے؛ شریف نرمی، صلابت پر حاوی ہے۔
- جو دانش مند ہیں ان کے علم کے افق زیادہ پھیلے ہوئے، زیادہ متنوع نہیں ہوتے، اور وہ جن کے علم کے بازو دور دراز پھیلے ہوتے ہیں وہ دانش مند نہیں ہوتے۔
- سب سچے مقولے متضاد ہوتے ہیں۔
- بہت سے الفاظ سے ذہانت کی چمک ضایع ہو جاتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ جو دل میں ہے وہ دل کے اندر ہی رکھا جائے۔
- حرکت کا انتہائی حسن ناپیدا کنار وقت، اس کی ابدیت ہے،
- وہ جو اپنے آپ کو باریک نوکیلی اونچی چوٹی تک اٹھائے جاتا ہے وہ مضبوطی کے ساتھ کھڑا نہیں رہ سکتا۔ وہ جو اپنی ٹانگیں بہت چوڑی چوڑی پھیلانے لگتا ہے چل نہیں سکتا۔
- انسانوں میں کسی کو رد مت کرو۔ اشیا میں کسی کو رد مت کرو یہی چیز بھرپور ذہانت کہلاتی ہے۔
- زیادہ رنگ انسانی آنکھ کی بینائی چھین لیتے ہیں، بہت سے نغمے مل جائیں تو کان بجنے لگتے ہیں۔ اور سماعت کھو دیتے ہیں! بہت ساری مزید اشیا انسان

کی لذت اٹھانے کی حس کو مار دیتی ہیں۔ اور، نادر اور قیمتی سامان جس کی بھی ملکیت ہو اُسے ساری رات جگائے رکھتا ہے۔

● تکریم یا تذلیل دونوں میرے لیے پریشان کن ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم جس کی تعظیم کرتے ہیں یا جس سے خوف کھاتے ہیں وہ اصلاً تو ہمارے اندر ہی ہیں۔ سو جو کوئی دنیا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس طور پر کہ وہ اس کا اپنا ذاتی قصر ہے وہ خود دنیا ہے جس کی وہ قدر کر رہا ہے، تو اس کے سپرد تو دنیا کی سربراہی و حکمرانی بھی کی جا سکتی ہے۔ وہ جو دنیا کو اس نظر سے دیکھتا ہے جیسے وہ اس کی اپنی ذات ہے دنیا کو اس کی نگرانی اور تحویل میں دیا جا سکتا ہے۔

● اچھے حکمرانوں کے بارے میں عوام کو بس ان کی موجودگی کا علم رہتا ہے۔ ان سے کم درجے میں اچھے حاکم وہ ہوتے ہیں، جن کی لوگ تعریفیں کرتے ہیں پھر ان کا درجہ ہے جن سے مخلوق خوف کھاتی ہے۔ اور آخری درجے میں وہ جن سے لوگ پناہ مانگتے ہیں!

● تسلیم خم کر دینے کا مطلب ہے اپنے آپ کو تمام دکمال بچا لے جانا! لچک جانے کے معنی ہیں پھر سیدھا ہو جانے کی سکت!! اعضا کا رفتہ رفتہ جواب دے جانے کا مطلب ہے ان کی تجدید یقینی مطلب و خواہش مفہوم ہے اس کی تکمیل۔ اور وافر ہونے کا مطلب ہے افراتفری! ایسا شخص ایک طویل عمر تک جی سکتا ہے۔

● اس دنیا کی مشکل چیزیں کبھی بہت آسان رہی ہوں گی! اور بڑی چیزیں بالکل چھوٹی! مشکل امور سے ایسے عالم میں نبٹنے کی کوشش کرو جب وہ ابھی آسان ہیں بڑے کام انجام دینے کی کوشش کر لو ایسے وقت میں کہ وہ ہنوز بڑے نہیں ہیں۔

وہ جو چیزوں کو ہمیشہ آسان سمجھتا رہتا ہے اُسے ہمیشہ مشکلیں در پیش آئیں گی اسی لیے صاحب بصیرت مشکلات کو پہلے سے درپیش سمجھ لیتا ہے اور اس طرح وہ اسے کم ہی پیش آتی ہیں۔

معاملات کے سلجھنے میں عام طور سے لوگ اس وقت دل چھوڑ بیٹھے ہوتے ہیں، جب کامیابی ان کی قدم چومنے والی ہوتی ہے اگر وہ انجام کے قریب بھی ایسی ہی لگن سے کام کریں، جیسے آغاز میں، تو وہ کبھی بھی ناکام نہوں!

جب لوگ بھوکے ہوں تو سمجھ لو اُن کی حکمراں ٹیکس کا غلّہ بری طرح کھا رہے ہیں!

● وہ جو عزّت و عظمت سے نا آشنا نہیں، تاہم اپنے کو گمنام رکھتا ہے، دنیا کی وادی بن جاتا ہے۔ اس دُنیا کی وادی بن کے وہ ایک لازوال طاقت حاصل کر لیتا ہے جو ہمیشہ کافی و وافی ہوتی ہے۔

● صاحب بصیرت خود اپنے طے شدہ نظریات اور رائیں اور احساسات نہیں رکھتا، بلکہ لوگوں کے نظریات و احساسات کو اپنا خیال کرتا ہے۔

● انسانی معاملات سنبھالنے کے سلسلے میں چھوٹ سے زیادہ اچھا کوئی اصول نہیں۔ ——

چھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ ایک بات کا پہلے سے اندازہ ہے۔ پھر پہلے سے چھوٹ دے کے اندازہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تیاری بھی ہے اور مضبوطی بھی۔ تیار اور مضبوط ہونے کا مطلب ہے ہمیشہ فتحمندی! ہمیشہ فتحمندی کے معنی ہیں لامحدود صلاحیت، اور وہ جو لامحدود صلاحیت کا مالک ہے کسی بھی ملک کی حکمرانی اس پر سجتی ہے۔

● میرے پاس یہ تین خزینے ہیں، ان کا خیال رکھنا، اور حفاظت کرنا: اوّل محبت ہے۔ دوسرے انتہا سے "کم" یا "بہت زیادہ" نہ ہونا۔ اور تیسرے، دنیا میں کبھی اگوا، پہلا، نہ بننا۔

محبت کے ذریعے ہر خوف ختم ہو جاتا ہے۔ "بہت زیادہ" نہ بڑھنے (کرنے، ہوتے) سے انسان کے پاس بہت کچھ بچا رہتا ہے (جسے محفوظ قوت سمجھ لو)! "پہلا آدمی" یا اگوا ہونے سے بچ کر انسان اپنی صلاحیتوں کو ابھار سکتا ہے۔ اور انھیں پختگی دے سکتا ہے۔ اگر کوئی محبت اور بے خوفی کو تج دے، ضبط اور محفوظ قوتوں پر سے پابندی ہٹا لے اور پیچھے چلنے کے بجائے کود کے آگے آ جائے، تو اس کی قسمت کو رو لو! محبت حملہ آور ہو تو فتح پاتی ہے، پر جب حملہ کا دفاع کرتی ہو تو کون اس کی قوت کا اندازہ کر سکتا ہے اوپر والا محبت کی دولت سے اسے نوازتا ہے جس کی بربادی اُسے کسی حالت میں منظور نہیں ہوتی!

● زمانے کی رفتار ہی کچھ ایسی ہے کہ جو کچھ سامنے ہوا کرتا تھا وہ اب پیچھے ہو چکا ہے جو مضبوط تنومند تھا وہ اب کمزور ہے، جو گرم تھا وہ اب ٹھنڈا پڑ چکا ہے جو مکمل تھا اب ویران و بوسیدہ گراؤ صورت میں ہے اس لئے بصیرت والے

زیادتی، بہتان اور اعلیٰ شان سے بچتے ہیں۔

● عالم فطرت میں سب چیزیں خاموشی کے ساتھ اپنا کام کرتی رہتی ہیں۔ انکا وجود ہوتا ہے لیکن وہ کسی شے کو اپنی ملکیت نہیں بناتیں۔ وہ صرف اپنے فرائض پورے کر جانے میں لگی رہتی ہیں۔

● جب انعام تمہیں مل جائے تو اسے اپنی ذات کے لئے محدود مت کر دو اس لئے اگر تم نے اسے اپنے تک رکھنے کی کوشش نہ کی تو یہ تم سے کبھی نہیں چھینا جا سکے گا۔

● پچھلی صف میں رہو گے تو تمہیں آگے بڑھا دیا جائے گا! دور، دور باہر باہر رہو گے تو تمہیں اندرونی کارکردگیاں سونپ دی جائیں گی۔

● نیکی اور خلوص دوڑ بھاگ میں نہیں پڑتے اور اسی لئے کوئی ان پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔

● وہ جو اپنے آپ کو نیچا گِنتا ہے اُسے تمام و کمال محفوظ رکھا جائے گا۔ وہ جو لچک جاتا ہے اسے صلابت ملے گی۔ وہ جو خالی ہے بھر جائیگا وہ جو فرسودہ ہو چکا ہے نیا بن جائے گا وہ جس کے پاس کچھ نہیں ہے کامران ہو گا، اور جس کے پاس بہت کچھ ہے وہ گمراہی کا راستہ لے گا۔

● خواہشوں کی کثرت ناگزیر طور پر بڑی قربانیاں بھی طلب کرتی ہے۔ زیادہ اندوختہ بالآخر نقصان ہی کا باعث بنتا ہے۔ وہ جو جانتا ہے کہ کب اسکے پاس بقدر کفایت جمع ہو چکا ہے وہ کبھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرے گا۔ وہ جو جانتا ہے کہ کہاں رُکنا ہے اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

(۱۰)

ڈھمپد اور سُتّ نپات

دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک "بدھ مت" جس کے بانی نے بیماری، دکھ، بڑھاپے اور موت سب کا علاج پالیا تھا صرف ایک معمولی سے لفظ تیاگ میں ہر خواہش کو ترک کرنا، اور ہر ہوس کو مارنا یہی نرواں کی کنجی ہے اس عظیم مذہب کی دو مقدس کتابوں میں سے منتخب جواہر پارے ملاحظہ ہوں

جن سے اس مذہب کی عظمت کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے اپنا دیس بھی کتنا عظیم ہے جس نے گوتم جیسے عظیم کو جنم دیا۔ پھر یہ کیسا بدنصیب دیس بھی ہے کہ آج تک مذہب کی سچی اسپرٹ سے ہمکنار نہیں ہو سکا ہے لاؤ تزو کی طرح یہ بھی انگریزی سے ترجمہ ہے)

● ہم جو کچھ بھی ہیں وہ نتیجہ ہے اس کا جو کچھ کہ ہم نے سوچا اور جس کے ہم نے خواب دیکھے۔ (پہلی آیت)

● نفرت کبھی بھی نفرت سے ختم نہیں ہوتی۔ نفرت صرف محبت سے ختم ہو سکتی ہے۔

● خوبصورت، رنگین بے خوشبو کا پھول۔ بس ایسے ہی ان لوگوں کی باتیں سمجھو جو بہت اچھی باتیں کرتے ہیں مگر اتنے اچھے کام نہیں کرتے

وہ جو اپنی باتوں کی طرح اپنے کاموں میں بھی اچھے ہیں ان پھولوں کی طرح ہیں جو شوخ رنگ بھی ہیں جیسیں بھی خوشبو دار بھی۔ ایسے پھولوں کی خوشبو یا صندل کی لکڑی کی مہک ہوا کی مخالف سمت میں اڑ کر نہیں جا سکتی۔ لیکن اچھے لوگوں کی خوشبو ہوا کی مخالف سمت میں بھی پہنچ جاتی ہے۔

خوشبوؤں میں سب سے اچھی بھلے کام کی خوشبو ہے۔

● کتنی طویل ہوتی ہے جاگنے والے کی رات، تھک جانے والے کا فاصلہ اور بے وقوف کی تلخیوں بھری زندگی۔

● اگر کسی مسافر کو اپنے سے بہتر یا کم سے کم اپنے برابر سمجھ بوجھ والا ساتھی نہ مل سکے تو بھلائی اسی میں ہے کہ تنہا ہی سفر کاٹ دے۔ بے وقوف کا ساتھ کوئی ساتھ نہیں۔

● میری یہ دولت ہے، یہ میرے بچے ہیں، احمق ایسے خیالوں میں پھنسے رہتے ہیں، انسان خود بھی اپنا نہیں، بچے اور پیسے کا کیا سوال۔

● اگر کوئی احمق کسی عقلمند کا ساتھی بن جائے تو ساری عمر میں وہ صرف اتنا سا سچ سمجھ سکے گا جیسے چمچے کو شوربہ کا مزا آ جائے۔

● اور اگر کسی ذہین آدمی کا کسی عقلمند سے ایک منٹ کا بھی ساتھ ہو جائے تو وہ سچ کو پالے گا بالکل ایسے ہی جیسے زبان شوربے کا مزا پالے۔

● جیسے ایک ماں اپنی زندگی کی قیمت پر اپنے بچے کی نگہداشت کرتی ہے،

اپنے تنہا بچے کی، ایسے ہی ہر ایک کو سارے انسانوں کے سلسلے میں ایک بے نہایت مزاج بنانا چاہیے، جاگتے سوتے، چلتے پھرتے جب تک کہ وہ بیدار ہے، اسے اپنے دماغ کا ایک ایک شمہ اسی میں لگا دینا چاہیے۔

● پوچھنے والے نے پوچھا، دنیا میں سب سے بہتر ملکیت کیا ہے (۲) کونسا کام ہے جسے خوش اسلوبی سے کیا جائے تو خوشی ہو (۳) سب سے زیادہ شیریں چیز کیا ہے اور (۴) زندگی گذارنے کا کونسا طریقہ سب سے بہتر ہے؟

اور بھگوت نے جواب دیا "عقیدہ دنیا کی عزیز ترین متاع ہے (۲) دین، اس کے حق کے مطابق برتا جائے تو خوشی کا باعث ہوتا ہے، (۳) سچ سے زیادہ شیریں چیز اور کوئی نہیں اور (۴) زندگی گزارنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ ہوش مندی کے ساتھ گزاری جائے۔ شعور منزل مقصود بھی ہے شرط سفر + ہجوم راہ رواں نہیں ہوتا۔

● ایسا دین دار جو گرہستی کی زندگی گزارتا ہے اور سچ، انصاف، مضبوطی اور وسیع النظری کی خصوصیات کا حامل ہے اسے مرنے وقت کوئی صدمہ نہ ہوگا۔

● کبھی چٹان کو ہٹتے دیکھا ہے: بڑے لوگ نہ الزام پر کانپنے لگتے ہیں نہ تعریف پر پھولتے ہیں۔

● برائی گوشت کھانے میں نہیں برائی اس میں ہے کہ زندہ چیزوں کو برباد کیا جائے، برائی مار ڈالنے میں ہے، برائی کاٹنے میں ہے، باندھنے میں ہے، چرانے میں ہے جھوٹ بولنے میں ہے، دھوکہ اور فریب دہی میں ہے، فضولیات کے پڑھنے میں ہے دوسروں کی عورتوں پر نظر رکھنے میں ہے۔

● درخت کٹنے کے باوجود محفوظ ہے اگر اس کی جڑیں سلامت رہی ہیں۔ یہ پھر بڑھ آتا ہے ایسے ہی جب تک پیاس، دنیا کی پیاس، کی بنیادیں ختم نہ ہونگی زندگی کا دکھ بھی کبھی ختم نہ ہو گا تم پھر اسے بھوگنے آؤ گے۔

● جس کا ہاتھ زخمی نہیں وہ اپنے ہاتھ سے زہر بھی چھو سکتا ہے۔

● اٹھو اور قاعدہ میں آجاؤ۔ تمہارے سونے سے کیا فائدہ۔ ان لوگوں کے لئے جو بیمار ہیں غمزدہ ہیں تکلیف میں ہیں۔ نیند کے کیا معنی

AZIM AWR LAZAWAL

by

ABID RAZA BEDAR

INSTITUTE OF ORIENTAL STUDIES
RAMPUR